WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام
منگلوار
10 ستمبر 2024
TUESDAY
10-SEPTEMBER-2024

صفحہ 08
چمپئنز ٹرافی میں شرکت کرنیکا اشارہ

صفحہ 08
پاکستان کو گمبھیر جیسا کوچ لانے کا مشورہ

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 199 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 199 ■ جلد: 14

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات نزدیک آتے ہی سرگرمیاں عروج پر

وزیراعظم 19 ستمبر کو جموں وکشمیر وارد ہونگے

انتخابی ریلیوں سے خطاب کرینگے، ریلی کے مقام کو حتمی شکل دی جارہی ہے، تیاریاں زوروں پر

سرینگر/09 ستمبر//

جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے پیش نظر وزیراعظم نریندر مودی کا 14 ستمبر کو دورے، جموں کشمیر کے بعد پہلے مرحلہ کیلئے ووٹنگ اختتام پذیر ہونے کے بعد وزیراعظم مودی پھر سے دورے کشمیر کیلئے آرہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر کے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بی جے پی کی حمایت میں انتخابی مہم چلانے کیلئے جہاں وزیراعظم نریندر مودی 14 ستمبر کو جموں کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں وہ انتخابی مہم چلائیں گے وہی وزیراعظم نریندر مودی جموں و کشمیر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی امیدواروں کی تشہیر کیلئے تین بار جموں وکشمیر کا دورہ کریں گے۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیراعظم مودی 14 ستمبر کو جموں کا اپنا پہلا دورہ کریں گے۔ جموں وکشمیر کا ان کا دوسرا دورہ 19 ستمبر کو ہوگا۔ تاہم ان کے یوٹی کے تیسرے دورے کی تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی ہے۔ اپنے 14 ستمبر کے دورے کے دوران وزیراعظم مودی کے ڈوڈا علاقے میں ایک زبردست ریلی سے خطاب کرنے کی توقع ہے۔ مقام کو حتمی شکل دی جارہی ہے اور ایک دوروز میں اعلان کر دیا جائے گا۔ خیال رہے کہ سال 2014 کے اسمبلی انتخابات میں ڈوڈا علاقہ میں چھ اسمبلی حلقے تھے اور بی جے پی نے چار میں کامیابی حاصل کی تھی۔ کانگریس نے بقیہ دو جبکہ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) اور نیشنل کانفرنس نے خالی جگہ حاصل کی۔ ذرائع نے بتایا کہ 19 ستمبر کی ریلی میں، وزیر اعظم سے راجوری، پونچھ اور ریاسی اضلاع میں دوسرے مرحلے کے حلقوں کا احاطہ کرنے کی امید ہے جہاں 25 ستمبر کو ووٹنگ ہوگی۔ جموں، سانبہ، کٹھوعہ اور ادھم پور اضلاع میں مل کر 24 اسمبلی سیٹوں پر تیسرے مرحلے میں یکم اکتوبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ وزیراعظم کے علاوہ وزیرداخلہ امیت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور مرکزی وزراء اور بی جے پی کے زیراقتدار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سمیت دیگر سینئر قومی بی جے پی لیڈر بھی جموں وکشمیر میں مہم چلائیں گے۔ بی جے پی کے اسٹار پرچارکوں میں اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی شامل ہیں۔

370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر ہندوستان سے جڑ گیا

خاندان پر مبنی پارٹیوں نے جموں وکشمیر کی ترقی کو روک دیا: انوراگ ٹھاکر

سرینگر/09 ستمبر/ /

دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر واقعی ہندوستان سے جڑ گیا کا دعویٰ کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر اور بی جے پی کے ممبر پارلیمنٹ انوراگ سنگھ ٹھاکر نے کہا کہ خاندان پر مبنی پارٹیوں نے جموں وکشمیر کی ترقی کو روک دیا ہے جبکہ وزیراعظم مودی نے امنگوں کو نئے بازو دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں میں جموں وکشمیر میں انتخابات کو لیکر بے پناہ جوش وخروش ہے۔ ملک کے باقی حصوں کی طرح یہاں بھی کمل کھلے گا کیونکہ ہندوستانی اتحاد کے لوگ ملک کو ذات پات، مذہب، علاقہ اور زبان کے نام پر تقسیم کرتے ہیں اور ہم ان کو متحد کرتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق انتخابی پروگراموں کے چلتے انوراگ ٹھاکر نے جموں میں ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں سے بی جے پی کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ اس موقعہ پر خطاب۔۔۔۔101

پی ڈی پی اور بی جے پی کی دوغلی پالیسی ایک جیسی

سرینگر/09 ستمبر//

جموں وکشمیر کے عوام کو تقسیمی عناصر سے ہوشیار کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے اپیل کی ہے کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں سوچ سمجھ کر ووٹ کا استعمال کریں کیونکہ یہاں آپ کے ووٹوں کو تقسیم کرنے کیلئے بڑے پیمانے پر کوششیں ہورہی ہیں، موقعہ پرست سیاسی جماعتیں ایک جگہ ایک بات کرتی ہیں اور دوسری جگہ دوسری باتیں کرتی ہیں، یہ سب کچھ عوام کو گمراہ کرنے۔۔۔۔102

دفاعی چیلنج سے نمٹنے کیلئے مسلح افواج کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اخراجات میں اضافہ کی ضرورت

سرینگر/09 ستمبر//

گزشتہ کئی سالوں کے دوران بھارت نے اپنی دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے کیلئے دفاعی اخراجات میں اضافہ کیا ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ملک کی حفاظتی صورتحال کیلئے درکار انفرا اسٹرکچر ہر لحاظ سے مضبوط اور خود انحصار ہوگا۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق ہندوستانی فوج اور فضائیہ نے گتی شکتی وشوودیالیہ کے ساتھ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور ریلوے کے وزیر کی موجودگی میں لاجسٹک آپریشنز میں اہلکاروں کی مہارت کو بڑھانے کیلئے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے۔ اس موقعہ پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی ریلوے کے گتی شکتی وشوودیالیہ اور ہندوستانی فضائیہ کے درمیان دستخط شدہ مفاہمت نامے سے مسلح افواج کے لئے ایک موثر لاجسٹک نظام بنانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مفاہمت نامے سے ہندوستان کو دفاعی شعبے میں ''آتم نربھر'' بنانے کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے مسلح افواج کی ضروریات۔۔۔۔103

اسمبلی انتخابات: بھاجپا نے کیا 90 میں سے 45 کا ہدف مقرر

جموں کی 43 میں 35 اور کشمیر کی 47 میں 10 اسمبلی حلقوں پر نظر

سرینگر: ۹، ستمبر //

بھارتیہ جنتا پارٹی نے جموں وکشمیر کے اسمبلی انتخابات میں 45 کے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے اپنی انتخابی مہم تیز کردی ہے، جسکے تحت جمعہ اور ہفتہ کو مرکزی وزیرداخلہ امت شاہ کے بعد اتوار کو وزیردفاع راجناتھ سنگھ نے بھی جموں خطے میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے حوالے سے تشہیری انتخابی مہم کا سلسلہ جاری ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بی جے پی کے اسٹار انتخابی مہم وزیراعظم نریندر مودی نے بھی جموں وکشمیر کے انتخابی محاذ سنبھالنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ بی جے پی ترجمان کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی 14 ستمبر سے جموں وکشمیر میں مختلف انتخابی ریلیوں سے خطاب کریں گے۔ اس سے پہلے 2014 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی نے 25 سیٹیں جیتی تھیں اور اس بار وہ دوبارہ جموں خطے میں کانگریس کے چیلنج سے نمٹنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے، اور پارٹی نے جموں خطے کی کل 43 نشستوں میں سے 35 سیٹیں حاصل کرنے کا ہدف رکھا ہے جبکہ پارٹی کے سابق جنرل سیکرٹری رام مادھو کے بقول بھاجپا کو اس بار کشمیر کی کل 47 سیٹوں میں سے 10 پر جیت کی۔۔۔۔104

دراصل پی ڈی پی ہی حقیقت میں پراکسی ہے

محبوبہ جھوٹ بول کر لوگوں کا اعتماد جیتنے کیلئے کوشاں: اے آئی پی

سرینگر: ۹، ستمبر //

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے اعلان کے ساتھ سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے عوام سے مختلف وعدے کئے جارہے ہیں تو دوسری جانب ایک دوسرے پر الزام تراشی کا دور بھی جاری ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق عوامی اتحاد پارٹی کے ترجمان ریاض مجید نے ایک نجی ٹی وی چینل کیساتھ بات کرتے ہوئے شوپیاں واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس واقعہ پر بہت دکھ ہورہا ہے۔ ریاض مجید نے محبوبہ مفتی کے اس بیان پر سخت تنقید کی جس میں محبوبہ مفتی نے عوامی اتحاد پارٹی پر، پراکسی ہونے اور سرکار کی پشت پناہی کا الزام عائد کیا۔ ریاض مجید نے ان الزامات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ محبوبہ مفتی جھوٹ بول کر لوگوں کا اعتماد جیتنے کی کوشش کررہی ہیں۔۔۔۔105

راجوری کے لام سیکٹر میں دراندازی کی شبانہ کوشش ناکام

2 غیر ملکی دہشت گرد ہلاک، آپریشن جاری، دو اے کے 47 رائفلیں اور دیگر اسلحہ برآمد

سرینگر: ۹، ستمبر //

جموں خطے کے راجوری ضلع میں لائن آف کنٹرول پر چوکس فوجی دستوں نے دراندازی کی ایک شبانہ کوشش کو ناکام بناتے ہوئے بھاری ہتھیاروں سے لیس 2 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ جے کے این ایس کے مطابق سیکورٹی حکام نے بتایا کہ ضلع راجوری کے نوشہرہ کے لام سیکٹر میں اتوار کی رات دیر گئے اس وقت گولی باری شروع ہوئی جب فوجیوں نے دہشت گردوں کے ایک گروپ کی نقل وحرکت کو پکڑ لیا جو سرحد پار سے دراندازی کی کوشش کر رہے تھے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جموں میں واقع فوج۔۔۔۔106

کانگریس نے وقار رسول وانی کے تضحیک

آمیز ریمارکس سے خود کو الگ کرلیا

سرینگر/09 ستمبر//

پردیش کانگریس کے صدر طارق حمید قرہ نے سوموار کے روز نیشنل کانفرنس کے بانی مرحوم شیخ محمد عبداللہ اور ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو قدآور لیڈران قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جموں کشمیر کی سیاست میں سینئر ترین رہنما ہیں جن کی ہم عزت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں پارٹی کے ایک لیڈر کی جانب سے بیان کے۔۔۔107

نورباغ میں آتشزدگی

تین رہائشی مکانات خاکستر

سرینگر/09 ستمبر//

شہر سرینگر کے نورباغ علاقے میں آگ کی ایک ہولناک واردات میں تین رہائشی مکانات کو نقصان پہنچ گیا ہے۔ آگ کی واردات سے مکانوں میں موجود املاک راکھ کی ڈھیر میں تبدیل ہوگیا جبکہ کئی کنبے کھلے آسمان تلے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگئے۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم۔۔۔۔108

عوامی اتحاد پارٹی کو کس کی پشت پناہی، وسائل کا ذریعہ کون

AIP سمیت تمام پراکسی پارٹیوں کے پیچھے ایک بہت بڑی طاقت: محبوبہ مفتی

سرینگر: ۹، ستمبر //

پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے پیر کو جیل میں بند رکن پارلیمان شیخ عبدالرشید عرف انجینئر رشید کی عوامی اتحاد پارٹی پر بی جے پی کی پراکسی ہونے کا الزام لگایا اور جموں وکشمیر کے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ ایسی جماعتوں کے زیر اثر نہ آئیں۔ ان کا یہ تبصرہ جنوبی کشمیر کے شوپیاں اسمبلی حلقہ سے پی ڈی پی کے امیدوار یاور محمد شفیع بانڈے پر شوپیاں کے بالپورہ علاقے میں عوامی اتحاد پارٹی کے کارکنوں کے مبینہ حملے میں زخمی ہونے کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے کھنہ بل اننت ناگ۔۔۔۔109

سیاسی پارٹیوں کے حامیوں میں بڑھتی رقابت

شوپیان کے بعد پانپور میں ہاتھاپائی، کئی کارکن زخمی

سرینگر: ۹، ستمبر //

جنوبی کشمیر کے ضلع پلوامہ کے پانپور اسمبلی حلقہ میں اتوار کو رات دیر گئے جموں وکشمیر اپنی پارٹی اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے کارکنوں کے درمیان جھڑپ ہوئی، جسکے نتیجے میں دونوں پارٹیوں کے کئی کارکنوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ جے کے این ایس کو ملی اطلاعات کے مطابق اتوار کو رات دیر گئے پانپور اسمبلی حلقہ میں جموں وکشمیر اپنی پارٹی اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے کارکنوں کے درمیان اسوقت ہاتھاپائی کی صورتحال ہوئی، جب دونوں پارٹیوں کے امیدوار یعنی اپنی پارٹی کے محمد الطاف میر اور پیپلز ڈیموکریٹک کے ظہور احمد میر کے کارکن انتخابی مہم چلا رہے تھے۔ پانپور اسمبلی حلقہ پر اپنی پارٹی۔۔۔۔110

اپنی پارٹی کا تاج محی الدین کو مکمل سپورٹ دینے کا اعلان

ہم عوام کے وسیع تر مفاد میں جہاں مناسب سمجھیں ہم خیال افراد کی حمایت کرینگے

سرینگر/۰۹ ستمبر //

ایک اہم پیش رفت میں اپنی پارٹی نے شمالی ضلع بارہمولہ کے اُوڑی حلقہ انتخاب میں آزاد امیدوار تاج محی الدین کو حمایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان پارٹی کے سربراہ سید محمد الطاف بخاری نے آج پارٹی صدر دفتر سرینگر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعے پر اُن کے ہمراہ پارٹی کے سرکردہ لیڈران اور خود تاج محی الدین موجود تھے۔ سید محمد الطاف بخاری نے کہا، ''اپنی پارٹی نے اوڑی میں تاج محی الدین کو مکمل حمایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لوگوں کے وسیع تر مفاد میں، ہم جب بھی اور جہاں بھی مناسب سمجھیں گے اپنے ہم خیال افراد کی حمایت کریں گے۔'' قابل ذکر ہے کہ تاج محی الدین جموں وکشمیر کے۔۔۔۔111

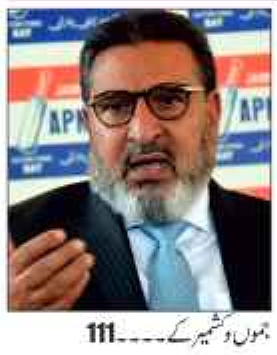

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کا دوسرا مرحلہ

بڈگام سے چھ امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لئے

سرینگر/09 ستمبر//

جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلہ کی ووٹنگ سے قبل وسطی ضلع بڈگام میں پانچ حلقوں سے چھ امیدواروں نے اپنے نامزدگیاں واپس لی ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ جموں کشمیر اپنی پارٹی کے ایک امیدوار سمیت دیگر پانچ امیدوار جنہوں نے بڈگام ضلع کے پانچ اسمبلی حلقوں سے آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا، ووٹ سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے لکھری پورہ بڈگام کے رہنے والے ایک آزاد امیدوار فاروق احمد میر نے اپنا امیدوار واپس لے لیا تھا، جسے جمعہ کو قبول کر لیا گیا۔ اپنی پارٹی کے امیدوار منتظر محی الدین اور دیگر دو آزاد امیدواروں بسمہ نبی اور محمد عبداللہ بٹ۔۔۔۔112

بھاجپا کی ایما پر اترے امیدواروں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت

موجودہ اسمبلی الیکشن ایک بڑی آزمائش اور اپنا وجود قائم کرنے پر مبنی: فاروق

سرینگر/09 ستمبر/ /

موجودہ ریاستی اسمبلی کا الیکشن جہاں ایک بڑی آزمائش اور اپنا وجود قائم کرنے پر مبنی ہے، دوسری طرف اس کی اہمیت اور افادیت کافی ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ انشاء اللہ اور لوگوں کے بھرپور اشتراک سے ہمارے نامزد امیدوار (انڈیا الائنس) کامیابی کے دامن چوم لیں گے۔ نئی پود اور ملک کے باشعور عوام ہر سطح پر نفرت کی دکانیں بند کریں گے، نفرت کی بسوں پر قدغن لگا کر پیار اور محبت کی بسیں شروع کریں گے، خصوصاً ہم کو اپنی شناخت، پہچان اور وحدت کو قائم رکھنا ہمارے لئے موت وحیات کا سوال ہے، ورنہ ہماری نئی نسل ہمیں معاف نہیں کریں۔۔۔۔113

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جایئے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے: دریا یا سمندر کے کنارے جا کر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پریسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن

مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہو چکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جا سکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلوا ای ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لیے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ و کیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کیے جانے والے کھیرے میں اریپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامن اے بی 1، بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، آئرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریہ سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراض کے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دل سے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہو سکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لایو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53 ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17 ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37 ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو گیا۔ ان میں سے جن خواتین و حضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشو، ایڈی پوز ٹیشو زیا لیمف کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار سے بنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجشنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یورو تھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یورتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (ماس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشو، ایڈی پوز ٹیشو زیا لیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ بھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپرفیشیل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیٹیڈ پیچ کی طرح دکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپلری ٹرانجشنل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندرونی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوکس سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجیسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹولوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے دار مائیکرواسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجشنل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکواِمس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنو کارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیزوسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے بھی بلیڈر کینسر ہو چکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہو جانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹرو یسیکل تھریپی

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئی ہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کر کے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں ''schwannomas' کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود نروٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات نئی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے، جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہو جائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپیگٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کر سکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

اپراجیتا بل ریاست کی ناکامی کو چھپانے کی کوشش/میگھوال

نئی دہلی// مرکزی وزیر برائے قانون و انصاف ارجن رام میگھوال نے مغربی بنگال کی ممتا حکومت کے ذریعہ منظور کردہ اپراجیتا بل کو ریاستی حکومت کی خامیوں اور کمزوریوں کو چھپانے کی کارروائی قرار دیا ہے۔ مسٹر میگھوال نے جمعہ کو یہاں خواتین صحافیوں کے ایک فورم سے بطور مہمان خصوصی خطاب کیا۔ سامعین کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے مغربی بنگال حکومت کی طرف سے منظور کردہ ترمیمی بل کی صداقت اور اس کے آئینی دائرہ اختیار پر سوالات اٹھائے۔ جب ان سے اس موضوع پر مرکزی حکومت کے قانونی موقف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جب یہ بل گورنر کے ذریعے مرکزی حکومت کے پاس آئے گا تو اس پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا "خواتین کی حفاظت کا نظام : تین نئے فوجداری قوانین خواتین کو کیسے تحفظ دیں گے؟" ویمن جرنلسٹس ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے اس موضوع پر منعقدہ تقریب میں وزیر قانون نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور نئے قوانین کو 'ترقی پسند' قرار دیا۔ مغربی بنگال کے اپراجیتا بل پر سامعین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا "آئین میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں موضوعات کی تقسیم ہے۔ کچھ مضامین کنکرنٹ لسٹ میں ہیں، جن کے حوالے سے ایک پروویژن بھی ہے۔ انہوں نے اس بل کا موازنہ "کیرالہ حکومت کی خارجہ سکریٹری کی تقرری" سے بھی کیا۔ مسٹر میگھوال نے کہا کہ جرائم سے نمٹنے کے لیے تینوں نئے کوڈ - انڈین جوڈیشل کوڈ (بی این ایس)، انڈین سول ڈیفنس کوڈ (بی این ایس ایس) اور انڈین ایویڈینس ایکٹ (بی ایس اے) کی دفعات خواتین کے خلاف جرائم سے نمٹنے کے لیے ٹھوس کارروائی اور سخت سزا فراہم کرتے ہیں۔ غور طلب ہے کہ کولکتہ کے ایک سرکاری اسپتال کی ایک انٹرن خاتون ڈاکٹر کی مبینہ عصمت دری اور قتل پر ملک گیر غم و غصے کے بعد ریاستی حکومت نے قانون ساز اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا اور "اپراجیتا خواتین اور بچوں (مغربی بنگال)" سے متعلق ایک بل پاس کیا۔ بنگال کریمنل لاز" ترمیمی) بل 2024 جسے منگل کو ایوان نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ یہ بل نافذ ہونے والے نئے انڈین جوڈیشل کوڈ (بی این ایس) کی کچھ دفعات میں ترمیم کرتا ہے جس میں پانچ قسم کے جرائم پیدا ہوتے ہیں : عصمت دری، پولیس یا سرکاری ملازمین کے ذریعے کی جانے والی عصمت دری، جس کے نتیجے میں متاثرہ کی موت واقع ہوتی ہے یا اس کی ذہنی حالت مستقل طور پر خراب ہوتی ہے۔ اجتماعی عصمت دری کرنے والوں اور بار بار ایسے جرائم کرنے والوں کے لیے سزائے موت کا انتظام ہے۔ مرکزی وزیر قانون نے کہا کہ مغربی بنگال کا یہ بل وزیر اعلی ممتا بنرجی کی طرف سے ذہنی گھبراہٹ کی کارروائی ہے۔ وہ خواتین کے تحفظ کے معاملے میں اپنی حکومت کی ناکامیوں پر پردہ ڈالنا چاہتی ہیں۔ مسٹر میگھوال نے کہا کہ وزیر اعلی ممتا بنرجی کی طرف سے حال ہی میں وزیر اعظم کو لکھے گئے خط کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں انہوں نے قوانین کو سخت کرنے اور فاسٹ ٹریک سماعت اور فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتوں کے انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے جب کہ عصمت دری جیسے واقعات کے معاملے میں نئے قوانین میں پہلے ہی سخت دفعات رکھی گئی ہیں۔ مرکزی وزیر قانون نے کہا کہ مغربی بنگال خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے خلاف ہر ضلع میں فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ خواتین اور بچوں کی بہبود کی مرکزی وزارت اس سلسلے میں ریاستی حکومت کو پہلے ہی مطلع کر چکی ہے۔ مسٹر میگھوال نے کہا کہ نئے قوانین کے حوالے سے عدالتی، پولیس اور انتظامی افسران کے لیے کئی ورکشاپس اور بیداری پروگرام منعقد کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان تینوں قوانین کو بنانے سے پہلے ان کی مجوزہ دفعات کو سپریم کورٹ کے تمام ججوں، ممبران پارلیمنٹ، ممبران اسمبلی اور سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ وسیع بحث و مباحثے کے بعد منظور کیا گیا اور نافذ کیا گیا۔

2005 سے پہلے اور اس کے بعد کا بہار اماوسیہ اور پورنیما کی طرح/نڈا

پٹنہ// مرکزی وزیر صحت اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر جے پی نڈا نے بہار کی سابقہ کانگریس-راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) حکومت پر شدید حملہ کیا اور موجودہ نتیش حکومت کی تعریف کرتے ہوئے آج کہا کہ ریاست کی 1990 سے 2005 تک اور اس کے بعد سے اب تک کی ترقی کا سفر اماوسیہ اور پورنیما جیسا ہے۔ مسٹر نڈا نے وزیر اعلی نتیش کمار کی موجودگی میں جمعہ کو یہاں اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (آئی جی آئی ایم ایس) کیمپس میں 188 کروڑ روپے کی لاگت سے نو تعمیر شدہ ریجنل آئی انسٹی ٹیوٹ اور محکمہ صحت کے تحت 850 کروڑ روپے کی لاگت سے مختلف پروجیکٹوں کا ریموٹ کے ذریعہ افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد اپنے خطاب میں انہوں نے کہا، "سال 1990 سے 2005 اور اس کے بعد اب تک کا سفر کیسا رہا ہے، اس کو یاد کریں گے تو اماوسیہ اور پورنیما کے درمیان کا فرق معلوم ہوجائے گا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں پٹنہ میڈیکل کالج اور اسپتال (پی ایم سی ایچ) کی کیا حالت تھی سب کو معلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب مسٹر نتیش کمار کی قیادت میں حکومت بنی تو پی ایم سی ایچ کی حالت بہتر ہوئی۔ آج پی ایم سی ایچ 5462 بستروں کے ساتھ دنیا کا دوسرا بڑا اسپتال بن رہا ہے۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ آئی جی آئی ایم ایس میں ریجنل آئی انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ بڑے اتفاق کی بات ہے کہ جب پچھلی بار وزیر صحت تھا تو آخری سنگ بنیاد 2019 میں یہیں کیا تھا۔ وزیر اعلی نتیش کمار کی موجودگی میں سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور اس بار وزیر صحت بننے کے بعد اسی آئی جی آئی ایم ایس میں پہلا افتتاح بھی کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اس انسٹی ٹیوٹ کی تاریخ کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ آئی جی آئی ایم ایس کی ابتدا سے لے کر 2005 تک کیا حالت تھی اور 2005 کے بعد اب تک اس اسپتال نے ترقی کی کیسی چھلانگ لگائی ہے۔

پین فاؤنڈیشن کی طرف سے معروف شعراء ایم آر قاسمی اور احمد علوی کو اعزاز

نئی دہلی// انسانی زندگی کی تشکیل و تعمیر میں اساتذہ کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے تسمیہ فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر سید فاروق نے کہا کہ انسان کی زندگی میں اساتذہ کی بہت اہمیت ہے اور اساتذہ کی توجہ سے زندگی سنور جاتی ہے۔ یہ بات انہوں نے یہاں گزشتہ رات معروف شاعر ڈاکٹر ایم آر قاسمی (علیگ) اور احمد علوی کی تکریم کے لئے منعقدہ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ اس تقریب کا اہتمام دی پین فاؤنڈیشن نے کیا تھا۔ جس میں دی پین فاؤنڈیشن کے چیرمین آصف اعظمی نے دونوں شعراء کو گیارہ گیارہ ہزار روپے، توصیفی سند اور شال پیش کر کے تکریم کی۔ ڈاکٹر فاروق نے تماموں زبانوں کے یکساں احترام پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر زبان کی عزت کرنی چاہیے۔ انہوں نے ہندوستان کے موجودہ حالات کے حوالے سے کہا کہ وقت میں خواہ کچھ بھی تبدیلی ہو لیکن ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں گے۔ مہمان خصوصی پون کمار (آئی اے ایس) نے کہا کہ ہمارا سفر دبستان لکھنؤ سے دبستان دہلی کی طرف بہت دلچسپ ہے۔ ایسے محفل میں پڑھنا ایک الگ تجربہ کا احساس کراتا ہے۔ یہ تقریب اور مشاعرہ ہماری مشترکہ تہذیب و ثقافت کی علامت ہے اور اسے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ معروف مصنف فاروق ارگلی نے اعزاز پانے والے دونوں شاعروں ڈاکٹر ایم آر قاسمی (علیگ) اور احمد علوی کو تہنیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دونوں میرے بہت قریب ہیں۔ ایم آر قاسمی شاعری کے ساتھ سماجی خدمات بھی انجام دیتے ہیں اور ہر شخص کی مدد کرنے کو تیار رہتے ہیں اور وہ ایسی شخصیت کے مالک ہیں جن کے سب سے مراسم ہیں۔ احمد علوی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ ہر فن مولا شاعر ہیں اور ساغر خیامی کے بعد وہ ایسے شاعر ہیں جنہوں نے ہر موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔ دی پین فاؤنڈیشن کے چیرمین آصف اعظمی نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ایسی مجلس کے انعقاد کا مقصد گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینا ہے۔ جس کی اس وقت سخت ضرورت ہے۔

ہماچل میں چلتی گاڑی پر پتھر گرے، ایک ہلاک، تین زخمی

بلاس پور// ہماچل پردیش کے کیرت پور-نیر چوک فورلین پر ٹنل نمبر 2 تھاپنا کے نزدیک پہاڑی سے جاری ایک کار پر پتھر گر گئے۔ حادثے میں کار میں سوار ایک شخص کی موت ہوگئی جبکہ تین دیگر زخمی ہوگئے۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق جمعرات کی رات دیر گئے پنجاب کی طرف جانے والی ایک کار پر پہاڑی سے اچانک پتھر گر گئے۔ حادثے کے وقت کار میں چار افراد سوار تھے۔ حادثے کے بعد موقع پر موجود لوگ زخمیوں کو ایمس بلاسپور لے گئے، جہاں ڈاکٹر نے ایک شخص کو مردہ قرار دیا۔ مرنے والے کی شناخت کلیان دھاکڑ (35) ولد بنواری لال دھاکڑ ساکن چھور پورہ ضلع مورینا مدھیہ پردیش کے طور پر کی گئی ہے، جب کہ زخمیوں کی شناخت مہیش دھاکڑ، سدیپ جادون، سنیل دھاکڑ، ساکن چھور پورہ، مدھیہ پردیش کے طور پر کی گئی ہے۔ درس اشاد، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہیڈکوارٹر مدن دھیمان نے اس معاملے کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوار گھاٹ تھانہ اس معاملے میں مزید کارروائی کر رہا ہے۔

اے اے پی لیڈر راجندر پال گوتم کانگریس میں شامل

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی (اے اے پی) لیڈر اور دہلی کے سابق وزیر راجندر پال گوتم جمعہ کو کانگریس میں شامل ہو گئے۔ مسٹر گوتم نے کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، ترجمان پون کھیڑا اور دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو کی موجودگی میں کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ مسٹر وینوگوپال نے پارٹی میں مسٹر گوتم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا، "یہ ہمارے لئے فخر کا لمحہ ہے کہ مسٹر راجندر پال گوتم نے کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی ہے۔ بھارت جوڑو یاترا اور بھارت جوڑو نیائے یاترا نے ملک کو ایک نئی کہانی دی ہے اور اب ملک بھی اسے پوری قوت سے قبول کر رہا ہے۔ "مسٹر ملیکارجن کھرگے اور مسٹر راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کے پروگراموں سے متوجہ ہو کر انہوں نے کانگریس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔" کانگریس پارٹی میں شامل ہونے کے بعد، مسٹر گوتم نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا "ایسے وقت میں جب ذات پات اور مذہب کی بنیاد پر نفرت کے واقعات بڑھ رہے ہیں اور دلتوں، پسماندہ ذاتوں اور اقلیتوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے مسٹر راہل گاندھی نے بھارت جوڑو یاترا کے دوران ایک نعرہ دیا اور اس نعرے نے مجھے واقعی متاثر کیا اور میرے دل کو چھو لیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت آئین کو بچانے کا مطالبہ کرتا ہے اور مسٹر گاندھی نے آئین کو بچانے کی تحریک شروع کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر گوتم نے ہندو دیوی دیوتاؤں کے خلاف مبینہ تبصرے کے بعد 2022 میں دہلی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

آئی ٹی سی نے دل کو سکون بخشنے والا منگل دیپ سینٹ پیش کیا

نئی دہلی// ہندوستان کے معروف اگربتی کے برانڈوں میں سے ایک آئی ٹی سی منگل دیپ نے اپنا نیا ذیلی برانڈ منگل دیپ سینٹ لانچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس انتہائی خاص پروڈکٹ کا آغاز ظاہر کرتا ہے کہ کمپنی خوشبوؤں کے شعبے میں کس قدر تیزی سے اپنے قدم بڑھا رہی ہے۔ اس حکمت عملی توسیع کے ساتھ کمپنی اپنے صارفین کو پریمیم اور شاندار خوشبو کا تجربہ بھی فراہم کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں بات کرتے ہوئے آئی ٹی سی لمیٹڈ کے میچ اور اگربتی بزنس ڈویژن کے چیف ایگزیکٹو مسٹر گورو تیال نے کہا کہ آئی ٹی سی منگل دیپ میں یہ ہمارا مشن ہے کہ آپ کی زندگی کو خوشبو کی طاقت سے مزید بہتر بنایا جائے۔

سپریم کورٹ نے یوٹیوب چینل بند کرنے کی ضمانت کی شرط والے حکم پر روک لگائی

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے کچھ خاتون پولیس اہلکاروں کے خلاف مبینہ طور پر تضحیک آمیز تبصرہ نشر کرنے کے ملزم اور وزیر اعلی ایم کے اسٹالن کی زیر قیادت دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) تملناڈو حکومت کے سخت ناقد سینئر صحافی فیلکس جیراللہ کی ضمانت کی شرط کے طور پر یوٹیوب چینل کو بند کرنے کے مدراس ہائی کورٹ کے حکم پر جمعہ کو روک لگا دی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگاتے ہوئے یہ واضح کیا کہ درخواست گزار کو دیگر تمام شرائط کی تعمیل کرنی ہوگی۔ بنچ نے تمل ناڈو حکومت کو نوٹس جاری کیا اور اگلے حکم تک یوٹیوب چینل بند کرنے کی شرط پر روک لگادی۔ تاہم عدالت عظمی نے عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ گوپال سنکرانارائنن سے پوچھا کہ انہیں (درخواست گزار) کو تمام خاتون پولیس افسران اور عدلیہ کے خلاف "تضحیک آمیز" الزامات کیوں لگانے پڑے۔ مسٹر شنکرانارائنن نے اس بات سے اتفاق کیا کہ انہیں ان الزامات کو چینل پر نشر کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے تھی۔ ملزم جیراللہ کو تمل ناڈو پولیس نے 10 مئی کو نئی دہلی سے 'ساوکو شنکر' کا انٹرویو نشر کرنے پر گرفتار کیا تھا، جس میں ایک یوٹیوبر نے مبینہ طور پر خاتون پولیس اہلکاروں کے خلاف توہین آمیز تبصرے کیے تھے۔ ہائی کورٹ نے جیراللہ کو یوٹیوب چینل 'ریڈ پکس 24x7' بند کرنے کی ہدایت دی تھی اور انہیں ٹرائل کورٹ کے سامنے یہ حلف نامہ داخل کرنے کو کہا تھا کہ وہ مستقبل میں ایسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہوں گے۔ صحافی جیراللہ کے خلاف تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 294 (بی) (فحش حرکتیں اور گانے)، 509 (لفظ، اشارہ یا فعل جس کا مقصد عورت کی توہین کرنا ہے) اور 353 (سرکاری ملازم کو چھٹی دینے میں خلل ڈالنا) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ہراساں کرنے سے بچنے کے لیے حملہ یا مجرمانہ طاقت کا استعمال)، تمل ناڈو پریوینشن آف ہراسمنٹ آف ویمن ایکٹ کی دفعہ 4 اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ، 2000 کی دفعہ 67 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ جیراللہ اور شنکر چیف منسٹر ایم کے اسٹالن کی زیر قیادت ڈی ایم کے حکومت کے سخت ناقد رہے ہیں۔

بی جے ڈی کے ممبر پارلیمنٹ سوجیت کمار بی جے پی میں شامل

نئی دہلی// بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے راجیہ سبھا کے رکن سوجیت کمار جمعہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہو گئے۔ مسٹر سوجیت کمار نے بی جے پی کے مرکزی دفتر میں پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ، مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان، پارٹی کے اڈیشہ امور کے انچارج وجے پال تومر، سینئر رکن پارلیمنٹ بھرتری ہری مہتاب، بی جے پی کے قومی میڈیا سربراہ انل بلونی کی موجودگی میں بی جے پی کی رکنیت لی۔ اوڈیشہ کے کالاہانڈی کے رہنے والے مسٹر سوجیت کمار نے پہلے راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ سیاست میں آنے سے پہلے امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اقوام متحدہ سمیت کئی بین الاقوامی اداروں میں کام کر چکے ہیں۔ بی جے پی کے کتنے میں مسٹر سوجیت کمار کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر پردھان نے کہا "مسٹر سوجیت کمار محنتی، حساس اور سماجی کارکن ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت، پالیسیوں، نظریات اور منصوبوں سے متاثر ہو کر مسٹر سوجیت کمار بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایک حریف سیاسی پارٹی میں ہونے کے باوجود مسٹر سوجیت کمار نے ہمیشہ وزیر اعظم کے عوامی فلاح و بہبود اور ترقیاتی کاموں کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے اڈیشہ کے ترقیاتی اور عوامی بہبود کے کاموں کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ مسٹر سوجیت کمار وزیر اعظم کے "ترقی یافتہ ہندوستان" کے ویژن کو پورا کرنے میں اپنا رول ادا کریں گے۔ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد مسٹر سوجیت کمار نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان اور 2036 تک ترقی یافتہ اڈیشہ کے ہدف اور ویژن نے انہیں ہمیشہ متاثر کیا ہے۔

ٹی بی کے نئے علاج کو منظوری

نئی دہلی// صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت نے ملک میں ٹی بی کے علاج کے لیے ایک نیا چھوٹا اور زیادہ مؤثر طریقہ شروع کرنے کی منظوری دے دی۔ وزارت نے جمعہ کو یہاں بتایا کہ چار دواؤں بیڈاکولین، پریٹومینیڈ، لائنزولڈ اور موکسیفلوکساسن پر مشتمل۔ بی پی اے ایل ایم طریقہ ایک محفوظ، زیادہ مؤثر اور فوری علاج کا آپشن ثابت ہوا ہے۔ عالمی ہدف سے پانچ سال پہلے سال 2025 تک ملک کو ٹی بی سے پاک بنانے کے وژن کے ساتھ مرکزی وزارت صحت اور خاندانی بہبود نے ملٹی ڈرگ ریزسٹنٹ تپ دق (ایم ڈی آر) کے لیے قومی ٹی بی کے خاتمے کے پروگرام (این ٹی ای پی) کے تحت ملٹی ڈرگ ریزسٹنٹ ٹیوبرکلوسس (ایم ڈی آر-ٹی بی) کے لئے ایک نیا علاج بی پی اے ایل ایم طریقہ متعارف کرانے کی منظوری دی ہے۔

ہندوستانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش ترپاٹھی یونان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی// ہندوستانی بحریہ کے سربراہ، ایڈمرل دنیش ترپاٹھی 26 ستمبر سے شروع ہونے والے چار روزہ دورے پر یونان میں ہوں گے۔ ایتھنز کا دورہ، جو اسٹریٹجک پارٹنر ہے، وزیر اعظم نریندر مودی کے یونان کے دورے اور یونان کے وزیر اعظم کیریاکوس متسوتاکس کا فروری میں بھارت کے دورے ایک سال بعد ہوا ہے۔ یہ دورہ ایک فرنٹ لائن ہندوستانی جنگی جہاز، آئی این ایس تبار، ایک تلور کلاس فریگیٹ، بحیرہ روم میں یونانی جزیرے کریٹ میں لنگر انداز ہونے کے بعد آئے گا۔ جیسا کہ تزویراتی شراکت داروں کے معاملے میں دونوں ممالک کی مسلح افواج مل کر کام کرتی رہی ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ نے ہیلینک ایئر فورس کے ساتھ اکثر بات چیت کی ہے۔ ایچ اے ایف ایک مضبوط یونٹ ہے جس میں F-16، رافیل اور میراج۔ 2000 ہیں۔ اپنے دورے کے دوران ایڈمرل ترپاٹھی یونانی بحریہ کے سربراہ وائس ایڈمرل اسٹاماٹوس پیٹراکیس اور چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل دیمتریوس چوپیس سے ملاقاتیں کریں گے۔ وہ یونانی بحری تنصیبات کا دورہ بھی کریں گے۔ ہیلینک بحریہ ہندوستانی بحریہ جتنی بڑی نہیں ہے لیکن اس کے پاس ایک درجن کے قریب فریگیٹس اور دس آبدوزیں ہیں۔ انڈونیشیا اور ملاکا آبنائے کی طرح، یونانی (اور مصری) نہر سویز کے قریب ہیں اور یہ ہندوستان کے لیے اسٹریٹجک مقامات ہیں، کیونکہ یہ بحر ہند کے کناروں پر ہیں۔ کریٹ، بحیرہ روم میں، اپنے محل وقوع کے لیے اہم ہے۔ وہاں نیٹو کا اڈہ ہے۔ یونان آئی ایم ای ای سی کوریڈور میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے، ایک اقتصادی کوشش جس میں ہندوستان، مشرق وسطی اور یورپ شامل ہیں۔ یونان اور ترکی دونوں ہی نیٹو کا حصہ ہیں، جو کہ امریکہ کی زیر قیادت سیکورٹی تنظیم ہے، اور اتحادی ہیں حالانکہ ان کے درمیان تھوڑی بہت دشمنی ہے۔

مہاراشٹر میں پہلے شمسی پروجیکٹ نے 1,753 کسانوں کیلئے بجلی پیدا کرنا شروع کی

ممبئی// مہاراشٹر میں مکھیہ منتری سور کرشی واہنی یوجنا کے تحت پہلے سولر پروجیکٹ نے بجلی پیدا کرنا شروع کر دی ہے، جس سے کسانوں کو آبپاشی کے مقاصد کے لیے دن کے وقت بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ چھترپتی سمبھاجی نگر ضلع کے دھونڈلگاؤں گاؤں میں واقع 3 میگاواٹ کی صلاحیت کا پروجیکٹ اس ہفتے فعال ہو گیا۔ دھونڈلگاؤں پروجیکٹ کی وجہ سے، 1,753 کسانوں کو دن کے وقت بجلی کی فراہمی ملے گی۔ ایم ایس ای ڈی سی ایل کے منیجنگ ڈائریکٹر لوکیش چندرا نے اعلان کیا کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا تقسیم شدہ قابل تجدید توانائی کا منصوبہ ہے، جس کا مقصد دسمبر 2025 تک 9,200 میگاواٹ کی کل صلاحیت کے ساتھ شمسی توانائی کے منصوبوں کو تیار کرنا ہے۔ دھونڈلگاؤں پروجیکٹ کے ساتھ اس کوشش کا آغاز ہوگا۔ دھونڈلگاؤں سولر انرجی پروجیکٹ، جو ایس ای ڈی سی ایل کے بجلی سب اسٹیشن کے قریب 13 ایکڑ سرکاری اراضی پر تیار کیا گیا تھا، 7 مارچ کو دیا گیا تھا اور 17 مئی کو بجلی کی خریداری کے معاہدے پر دستخط کیے گئے تھے۔ یہ منصوبہ معاہدے کے ساڑھے چار ماہ کے اندر مکمل اور فعال ہو گیا تھا اور یہ دھونڈلگاؤں میں 33 KV سب اسٹیشن سے منسلک ہے۔ چندرا نے کہا "یہ 5 زرعی فیڈروں سے منسلک 1,753 زرعی پمپوں کو دن کے وقت بجلی کی فراہمی فراہم کرے گا، جس سے دھونڈلگاؤں، نالے گاؤں، امانت پور واڑی، اور تجاپور واڑی کے کسانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ جون 2022 میں، نائب وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے MSKVY 2.0 کے نفاذ کو تیز کرتے ہوئے، دسمبر 2025 تک کم از کم 30% زرعی فیڈرز کو سولرائز کرنے کے لیے مشن 2025 کا اعلان کیا تھا۔

امریکہ میں اسٹالن نے 850 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے مزید تین مفاہمت ناموں پر دستخط کیے

چنئی// امریکہ کے دورے گئے تمل ناڈو کے وزیر اعلی ایم کے اسٹالن نے شکاگو میں تین اور کمپنیوں کے ساتھ کل ملا کر 850 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے لیے مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ چیف منسٹر نے اس کے علاوہ چنگل پٹو میں ریسرچ، ڈیولپمنٹ اور مینوفیکچرنگ یونٹ کے لیے 500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے لئے لنکن الیکٹرک کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر بھی دستخط کیے۔ کانچی پورم میں سینسرز اور ٹرانس ڈیوسر کے لیے پیداواری سہولت کے قیام کے لیے وشے پریسیژن کے ساتھ اور چنئی اور کوئمبٹور میں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ یونٹس کے قیام کے لیے 250 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے لیے وشٹیون کے ساتھ ایک ایم او یو پر دستخط کیے گئے۔

درگاہ اجمیر شریف میں 17 ویں بین الاقوامی صوفی رنگ فیسٹیول 2024 کا آغاز

اجمیر (راجستھان)//

بین الاقوامی صوفی رنگ فیسٹیول کے 17 ویں ایڈیشن کا آغاز آج حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ محفل خانہ میں ایک پرمسرت افتتاحی تقریب سے ہوا۔ اجمیر شریف میں درگاہ اجمیر شریف کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی کی طرف سے تصور اور منظم کیا گیا اور محمود شیخ صاحب اور عظیم میمن (ممبئی) کی طرف سے تیار کیا گیا، بین الاقوامی صوفی رنگ فیسٹیول جو مقدس آرٹس، خطاطی کے نوشتوں کے ساتھ الٰہی محبت کا جشن مناتا ہے۔

فیسٹیول میں روحانی صوفی موسیقی کی پیش کش، شاعری، تصوف پر سیمینار، امن، اتحاد، ہم آہنگی اور تمام مخلوقات کی خدمت کے لیے خواجہ معین الدین حسن چشتی غریب نواز (رض) کی عظیم تعلیمات اور اس کے درمیان چشتی صوفی نظام کے طرز عمل کے لیے دل سے دل کا مکالمہ دیکھنے کو ملے گا۔ ہندوستان، جنوبی ایشیا اور دنیا کے مختلف ممالک میں لاکھوں چشتی عقیدت مند، پیروکار اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی صوفی رنگ فیسٹیول ہندوستان میں سب سے بڑا مقدس روحانی صوفی آرٹ فیسٹیول ہے، یہ ایک منفرد آرٹ نمائش ہے جو گزشتہ 17 سالوں سے دنیا بھر سے 40 ممتاز اور نامور صوفی فنکاروں، خطاطوں، مصوروں، کیوریٹروں اور بصری فنکاروں کو اکٹھا کر رہی ہے۔ درگاہ اجمیر شریف کے 800 سال پرانے عظیم الشان صوفی صحن میں چشتی فاؤنڈیشن کی جانب سے ملک اور دنیا کے مختلف برا عظموں کی میزبانی اور اہتمام کیا جا رہا ہے۔

خطاطی کے مقدس صوفی فن کی اس نمائش میں مقدس فن پاروں کی نمائش میں صوفی شاعری، صوفی موسیقی (سماع اور قوالی) شامل ہیں جو 8 ستمبر 2024 کو اختتام پذیر ہونے والی ہے۔ بین الاقوامی صوفی رنگ فیسٹیول کے اس ایڈیشن کے معزز مہمانوں اور معززین میں خدام خواجہ غریب نواز کمیٹی کے سینئر ممبران اور درگاہ کمیٹی کے عہدیداران، مختلف شہروں کے معروف کاروباری رہنما اور معزز حضرات شامل تھے۔

اپنے تبصروں میں، قومی یکجہتی اور سماجی، مذہبی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو مضبوط بنانے میں اس صوفی رنگ فیسٹیول کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سیدزادگان کے کئی سینئر ممبران شہزادگان، خدام خواجہ صاحب اور صوفی برادری کے اراکین سید ریاض الدین چشتی، سید راحت حسین موتی والا، سید معراج چشتی، سید حذیفہ چشتی، سید سرحان علی چشتی، سید ثمر چشتی، شیخ زیدی چشتی، سید نواز چشتی، سید امان چشتی، سید افشاں چشتی، سید دانش چشتی، سید فیصل چشتی کے ساتھ چشتی صوفی برادری کے اراکین بھی معزز مہمانوں میں سول سوسائٹی، اجمیر کے ضلعی عہدیداران کے علاوہ چشتی فاؤنڈیشن کے اراکین فیصل قریشی، 17 ویں انٹرنیشنل صوفی رنگ فیسٹیول کی اس افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر-شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کار عجب

محبت کے ''کار عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہورہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کرکے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-
حسین روف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تک میری افتادِ طبع کا تعلق ہے' میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا' بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی' الہامی کتب اور نتائج فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی' یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کر دیا' بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کر سکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے' چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کر لیا مگر بعض کو یکسر مسترد کر دیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کر لیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں' میں نے پراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا' مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کر دیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے' کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندو مت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندو مت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کر لینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (336-265 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کر سکتا تھا' مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی' اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے' عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو' کل کی فکر نہ کرو' یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے' ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو' مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ' قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہر حال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہر حال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آ گئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

تعلیمی اداروں کا معیارِ تعلیم

ترتیب : عبدالعزیز

کسی محفل میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بچوں کی تعلیم کا ذکر چل پڑا۔ کوئی نہ کوئی صاحب یہ تبصرہ کر بیٹھتے ہیں کہ فلاں کرسچین مشنری اسکول کا معیار تعلیم بہت اونچا ہے، ہمارے تعلیمی اداروں کا پست۔ کسی ہائی اسکول کا نتیجہ ہر سال صفر ہے تو کسی اور اسکول کا دس پانچ فیصد۔ برسوں سے یہ ادارے اپنی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ جس شخص کی زندگی کا سارا تعلق تعلیم ہی سے رہا ہو وہ اس بحث کا اولین مخاطب ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی تعلیمی ادارہ نے اس احقر کو معیار تعلیم پر کچھ کہنے کی دعوت دی لیکن ایسے وعظ و نصیحت سے معیار تعلیم اونچا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔

کرسچین مشنری اسکولوں کی تعداد کہا جاتا ہے کہ اس وقت سارے ملک میں چالیس ہزار کے قریب ہے۔ یہ سب اسکول بظاہر وہی نصاب، وہی زبان، وہی قابلیت کے ٹیچرز ہوتے ہیں جو ہمارے اسکولوں میں ہوتے ہیں، لیکن معیار تعلیم میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ آخر کچھ تو بات ضرور ہوگی جو ہم سے آج تک راز ہی رہ گئی ہے جس کا سمجھنا اور پانا مشکل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو پتہ چل جائے کہ آخر اس امتیاز کی وجہ کیا ہے۔

کوئی دس بارہ برس پہلے کی بات ہے کہ حیدرآباد کے ایک نامور اسکول "لٹل فلاورز" کے پرنسپل سے ایک نجی ملاقات میں بات چیت کا موقع ملا۔ میں پوچھ بیٹھا کہ آپ کا اسکول کوئی پچاس برس سے اعلیٰ معیار تعلیم کیلئے مشہور ہے۔ آپ کالج کیوں نہیں کھول لیتے۔ آپ کو منظوری سرکار سے لینا چند گھنٹوں کی بات ہے، اس لئے کہ سارے سکریٹریز اور ڈائریکٹرز کے بچے آپ کے اسکول میں ہیں۔ "برادر" نے جواب دیا کہ کالج کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ دیکھئے اس سال انٹرمیڈیٹ میں ایک سو طلبا بیٹھے۔ 98 درجہ اول آئے اور صرف 2 درجہ دوم میں۔ ان میں 21 میڈیکل کالج، 29 انجینئرنگ کالج، آئی آئی ٹی، چند زرعی کالج اور وٹنری وغیرہ میں داخلے کے مستحق ہوئے۔ باقی رامنتا پور پالی ٹیکنیک میں نمبر ایک تا پندرہ سرفہرست ہمارے ہی طلبا کا قبضہ ہے۔

تعلیمی معیار کا اندازہ چند باتوں سے ہو جاتا ہے۔ بچوں کے سیکھنے کی رفتار، مضامین پر ان کی گرفت، ہوم ورک کا سلیقہ، طلبا کا ذوق و شوق، اساتذہ کی دلچسپی، پبلک امتحان کے نتائج جو ہر اسکول کے معیار تعلیم کیلئے بیرومیٹر کا کام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکول کا ڈسپلن، تعلیمی مصروفیات، اسپورٹس گیمز، ڈرامے، تقریری و تحریری مقابلوں سے طلبا کی تعلیم اور تربیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ محض بچوں کے یونیفارم، وزنی اسکول بیگ، اونچی فیس اور ٹیپ ٹاپ سے یہ سمجھ لینا کہ تعلیمی معیار بہت اونچا ہوگا، غلط فہمی ہے۔ البتہ یہ باتیں اسکول کے ڈسپلن اور معیار تعلیم میں معاون ہو سکتی ہیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ اسکول سے کامیاب طلبا نے کس حد تک پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لیا ہے کیونکہ اکثر فرسٹ کلاس طلبا کو آرٹس کالجز میں بھی داخلہ نہیں ملتا۔

اچھی معیاری تعلیم مہنگی ہوتی ہے۔ غیر معیاری تعلیم سستی ہوتی ہے۔ ویسے تعلیم "ایجوکیشن انڈسٹری" میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اعلیٰ معیاری شے کیلئے بازار میں قیمت زیادہ دینی پڑتی ہے۔ اسی لئے بعض تعلیمی ادارے (Education Shops) میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ اسکول اور میونسپل اسکول پست تعلیمی معیار کیلئے مشہور ہیں۔ غریب ماں باپ انہی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں۔ ان میں برسوں میں ایک آدھ کوئی کسی پیشہ ورانہ کالج میں داخلہ کا مستحق ہوتا ہے۔

معیار تعلیم کا انحصار : کسی بھی تعلیمی ادارے کی کارکردگی و معیار تعلیم کا انحصار مندرجہ ذیل سات عناصر کے باہمی خوشگوار اور گہرے ربط و ضبط پر ہے جس کو ہم "زنجیر مجموعی اثر" یا انگریزی میں "Cumulative Effect" کہتے ہیں۔ (1) ادارہ کے قیام کا مقصد، 2) انتظامیہ کی کارکردگی 3) اساتذہ کی قابلیت اور دلچسپی، 4) داخلہ کے شرائط، 5) والدین کا تعاون، 6) مادری زبان کی سہولتیں، 7) پرنسپل کی شخصیت۔ یہاں پر ان سب پر تفصیل سے بحث کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ضرورت، لیکن ایک اجمالی خاکہ سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ معیار تعلیم میں ان عناصر کی کیا اہمیت ہے۔

-1 تعلیمی ادارہ کے قیام کا مقصد تجارتی یا ذاتی منفعت ہو سکتا ہے یا پھر اپنی کمیونٹی کی خدمت یا ایسا اسکول قائم کرنا جس میں صرف اونچے طبقہ کے لوگ ہی اس کا رخ کر سکیں۔ داخلہ فیس اتنی رکھی جائے کہ عام لوگ ادھر کا خیال ہی نہ کریں۔ وہ ادارے جو عام غریب طلبہ کیلئے قائم کئے جاتے ہیں وہ سوشل سروس کے جذبہ اور مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر تعلیم کا کچھ انتظام ضرور ہو جاتا ہے لیکن معیار تعلیم بہت دور رہ جاتا ہے۔

-2 کرسچین مشنری اسکولوں میں انتظامیہ کہاں ہے، کسی کو پتہ نہیں اور نہ ان تک پہنچ آسان ہے۔ سارے اسکول کا ذمہ دار پرنسپل اپنے کام کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔ سارا اسکول مشین کی طرح چلتا ہے۔ مشین کے ہر پرزہ پر پرنسپل کی نظر ہوتی ہے۔ کوئی ناقص ٹیچر ان اسکولوں میں چھ سات مہینوں سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

اب ذرا ہمارا حال دیکھئے۔ انتظامیہ کے رکن کی پہنچ ٹائم ٹیبل سے لے کر بچوں کے نمبر بڑھانے تک ہے۔ سارے ٹیچرز کسی نہ کسی ممبر کے منظور نظر ہیں۔ پرنسپل صرف پوسٹ آفس ورک کرتا ہے۔ کبھی اس کی شکایت، کبھی اس کی شکایت مگر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت حال کی خرابی یہ ہے کہ اسکول چلانے کی ذمہ داری پرنسپل یا صدر مدرس کی ہے لیکن اسے کوئی اختیار نہیں۔ جن کے ہاتھوں میں اختیار ہے وہ ذمہ دار نہیں۔ اسی کو لارڈ کلائیو کی دو عملی پالیسی کہا جاتا ہے۔ وہ مال گزاری وصول کرتا لیکن انتظام کا ذمہ دار نہیں تھا۔ جو انتظام کے ذمہ دار ہیں وہ بے بس ہے۔ اس صورت حال کی عملی مثالیں ہمارے تعلیمی اداروں میں کثرت سے مل جائیں گی۔

انتظامیہ کے بعض اراکین کی انا (Ego) بہت گہری ہوتی ہے۔ بعض تو احساس کمتری میں مبتلا تھے، اب انھیں کوئی سیٹ مل گئی تو ان کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔ اکثر تو تو میں میں ہو جاتی ہے۔ پھر یہ باتیں فلٹر ہو کر اسٹاف روم میں آتی ہیں۔ چند اساتذہ کے گروپ بن جاتے ہیں۔ اسکول کی سیاست خوب کام کرتی ہے۔ وہ جو پڑھانے کی بات تھی، نصاب کی تکمیل وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔ سب کچھ ہے مگر تعلیم نہیں ہے، جس کیلئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔

-3 کسی بھی تعلیمی ادارہ کا معیار تعلیم اچھے اور قابل اساتذہ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ اگر اسکول میں سب کچھ ہے، اچھے ٹیچر نہیں ہیں تو سب بے کار محض ہے۔ مشنری اسکولوں میں Sister اور Nuns ہوتی ہیں جنھیں خدائی خدمت گار کہا جاتا ہے۔ انھیں دنیا کے دھندوں سے کام نہیں، بچوں کی تعلیم ہی ان کا ایمان اور زندگی ہے۔ ان میں بلاشبہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جنھیں Dedicated کہا جا سکتا ہے۔ انھوں نے اس پیشہ کو خدمت خلق اور مذہب کے پرچار کا ذریعہ بنا لیا۔ ان کے کام اور لگن کو دیکھتے تو رشک آتا ہے۔ یہ ٹیچر اسکول کا نمک ہیں۔ ان کا وجود اس ادارہ کیلئے باعث فخر اور دوسروں کیلئے قابل تقلید ہے۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے۔ ہمارے پرائمری اسکول سے لے کر کالج، یونیورسٹی کی سطح تک دو چار اساتذہ ضرور ایسے مل جائیں گے جنھیں ہم Dedicated کہہ سکتے ہیں۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ فلاں لیڈر، فلاں منسٹر ابتدا میں ٹیچر رہ چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے سیاسی شعبدہ بازی کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ دیہات میں شاید ہی کوئی ایسا ٹیچر ہوگا جو کسی نہ کسی پارٹی کا سرگرم کارکن نہیں ہے۔ الیکشن کے زمانہ میں ان کی حاضری اسکولوں میں مہینوں برائے نام رہتی ہے۔ جب ان کا لیڈر کامیاب ہو گیا تو دوسرے الیکشن تک اس سے جائز و ناجائز کام لے کر یہ اپنی آمدنی بڑھاتے ہیں۔ اصل تعلیم کا مسئلہ کہاں رہ گیا، خود انھیں بھی نہیں معلوم۔

پیشہ تعلیم اکثر اساتذہ کیلئے ان کے مزاج اور ذوق سے بہت دور کی بات ہے۔ ساری زندگی یہ لوگ اس پیشہ کا بوجھ پیٹھ پر لادے چلے جاتے ہیں۔ تعلیم کا کام اکثر وجدان اور روحانی نوعیت کا ہوتا ہے، جہاں تک ان بے چاروں کی پہنچ نہیں۔ جو کام نشتم پشتم چلتا رہا ہو تعلیم کے معیار کا تذکرہ بے کار ہے۔

ہمارے مدارس میں ایک اور مرض عام ہے۔ اساتذہ کو تنخواہیں بہت کم دی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ سے گرانٹ جو ملتی ہے وہ ٹیچر کو نہیں دی جاتی۔ وہ دستخط تو کرتا ہے لیکن تنخواہ کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی آگ ہے جو ہر ٹیچر کے سینہ میں سلگتی ہے۔ وہ اس کا بدلہ معصوم بچوں سے لیتا ہے۔ آنے والی ساری نسل کی قابلیت کا انحصار اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کسی ماہر تعلیم نے سچ کہا ہے کہ جو ٹیچر مالی پریشانیوں سے بدحال رہتا ہے وہ ملک کو اتنا نقصان پہنچاتا ہے جو کسی بیرونی دشمن سے ممکن نہیں۔

"A Dissatisfied Teacher Can Harm the Country More than the Army of a foreign Enemy."

دینی مدارس میں اساتذہ کی معاشی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ بے شک دین کا کام ثواب کا ہے لیکن محض تعریف و توصیف، ایثار و قربانی کا درس دیتے رہنے سے ٹیچر کا حال درست نہیں ہو سکتا۔ انھیں حکومت کے معیار کی تنخواہیں دینا لازمی ہے۔ تب ہی انھیں سکون حاصل ہوگا اور تعلیم کا معیار بلند ہوگا۔

ایک عرصہ سے مغربی ممالک میں ایک نئی اصطلاح چل پڑی ہے "فروغ انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت" (Investment in Human Resources)۔ یہ بات اب مسلمہ ہو چکی ہے کہ سرمایہ کا بہترین استعمال انسانی وسائل کی ترقی کیلئے ہی ہو سکتا ہے۔ اس راز کو جاپان نے پا لیا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایک تباہ شدہ ملک نے پرائمری اور سکنڈری ایجوکیشن پر اپنی توجہ مرکوز کر دی۔ اچھی تعلیم کیلئے اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ حکومت نے ان کی تنخواہوں کو پرکشش بنا دیا اور ٹیچرز کو وہی سہولتیں دیں جو منسٹر کو نصیب ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بس تیس چالیس برس میں جاپان دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک بن گیا۔ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بچے ملک کا اصل سرمایہ ہیں۔ ہم چاہے ملک کی دولت کتنے ہی شعبوں پر صرف کرتے ہیں تعلیم پر اگر خرچ نہ کیا جائے تو سو برس بعد بھی وہیں ہوں گے جہاں آج ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہوں سے بہتر کوئی اور انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت نہیں ہو سکتی۔ ہمارا ملک تعلیم پر سالانہ بجٹ سے صرف 2.5 فیصد خرچ کرتا ہے اور دفاع پر 24 فیصد۔ کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن نے 1966ء میں ملک کی کل پیداوار (GNP) کا چھ فیصد مختص کرنے کی سفارش کی تھی لیکن آج تک تعلیم کا حصہ یہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

اخراجات برداشت کرلیں تو ہر شہر کے سینکڑوں بچے اسکولوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض حضرات اور خواتین نے ایک دو بچوں کی تعلیمی فیس اخراجات کی کفالت کی ذمہ داری دو سال تا پانچ سال تک لے لی ہے۔ جو شہر کی تعلیمی کمیٹیاں پہلے سے یہ کام خاموشی سے کئے جا رہی ہیں وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی مسلم انتظامیہ کے پاس مقاصد کی فہرست میں کوئی ایک دفعہ ایسی نہیں ہے کہ ہر سال پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین میرٹ لانے والے طلبہ کیلئے داخلہ مفت رہے گا اور ان کے تعلیمی اخراجات بھی ایجوکیشن سوسائٹی ہی برداشت کرے گی۔ سارے ملک کی اکثر ریاستوں میں میڈیکل انجینئرنگ کالجز، کالجز آف ایجوکیشن، کمپیوٹر انجینئرنگ، پالی ٹیکنیک، آئی ٹی آئی کے کئی ادارے مسلم انتظامیہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ بے شک انھیں قائم کرنے اور اثاثہ جات کی تعمیر و ترقی کیلئے لاکھوں کروڑوں روپئے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک یہ ادارے ابتدائی دس بارہ برس تک کوئی ڈونیشن فیس نہ لیں وہ اپنے اداروں کو ترقی نہیں دے سکتے۔ چنانچہ کورسز کے لحاظ سے پانچ لاکھ سے لے کر ساٹھ ہزار روپے کی پیمنٹ فیس اب عام بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شکایت اب عام ہو چکی ہے کہ غریب اور ذہین طلبہ میرٹ لانے کے بعد بھی اس کورس کو خرید نہیں سکتے۔ ان کی حیرت اور حسرت اس وقت بڑھ جاتی ہے جبکہ سینکڑوں رینک پیچھے کے امیدوار کو داخلہ مل جاتا ہے اور وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ایسی بھی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ ان کورسز میں داخلہ کیلئے بعض نے اپنے رہائشی مکانات فروخت کر دیئے اور اس عرصہ میں اس سیٹ کا بھاؤ دوگنا ہو گیا۔ اس طرح وہ گھر سے بے گھر ہو گئے اور اپنے ہونہار کا مستقبل بھی تاریک ہو گیا۔

ہمارے عمائدین ملت کی زبانیں ایک عرصہ سے اس بارے میں خاموش ہیں۔ اگر یہ تعلیمی ادارے پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین طلبہ کا داخلہ مفت رکھیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کی بھی کفالت کسی حد تک کریں تو یہ ملت پر بڑا احسان ہوگا۔ انھیں ضرور کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ یہودی شائلاک (Shylock) کا رول ادا کرے اور بڑی بے دردی سے ملت کے لا قیمت ذہین سرمایہ کو یوں اپنے ہی ہاتھوں برباد کر دے جو ملت کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اجتماعی طور پر نہ کسی تعلیمی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے اور نہ اس کی اہمیت پر سنجیدگی سے گفتگو ہو پاتی ہے۔ ان غریب طلبہ کی شرکت اور ساتویں جماعت تک ان کی تعلیمی ضرورت کی پابجائی ایک منصوبہ بند پروگرام کی طالب ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا کام نظر آتا ہے لیکن آج کرنے کا کام یہی ہے۔ باقی سب کام تعلیمی میدان میں دوسرے تیسرے درجہ پر آتے ہیں۔ (استفادہ از : تعلیم ایک تحریک ایک چیلنج)

موبائل : 9831439068
azizabdul03@gmail.com

دینی درس گاہوں میں عصری تعلیم کا امتزاج

ترتیب : عبدالعزیز

ریاست کرناٹک میں بیدر ایک تاریخی مقام اور ایک اہم ضلع ہے۔ چند برس پہلے یہاں ایک تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں جانا ہوا۔ بیدر میں مدرسہ محمود گاواں کے کھنڈر کے قریب ہی ایک دینی تعلیم کا مرکز ہے جہاں پر طلبا و طالبات تین سو سے زائد ہیں اور اس مدرسہ کو شروع ہوئے تین برس ہو چکے تھے۔ 9 اساتذہ پڑھاتے ہیں۔ انہی اساتذہ سے اصل گفتگو کرنی تھی۔ میں نے اس اسکول کا نصاب دریافت کیا تو صدر مدرسہ نے ٹائم ٹیبل سامنے رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس میں تفسیر قرآن، حدیث شریف کے ساتھ ساتھ کلاسیکل عربی ادب، صرف و نحو، منطق، فقہ، فلسفہ اور علم الکلام وغیرہ شامل ہیں۔ ان اساتذہ سے دریافت کیا کہ آخر یہ تیسری جماعت کے بچے کس طرح صرف و نحو، فلسفہ اور منطق، علم الکلام کو سمجھ پائیں گے۔ جامعہ عثمانیہ میں منطق صرف بی اے کے درجہ میں مضمون اختیاری تھا۔ خود ان میں اکثر تو وظیفہ یاب مدرسین تھے جنھوں نے کسی دینی مدرسہ میں کبھی تعلیم نہیں پائی تھی۔ جواب میں بتایا گیا کہ یہ نصاب اور نظام الاوقات حیدرآباد کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم سے حاصل کیا گیا ہے۔ اسی سے نقل کر لیا گیا۔ اگر حیدرآباد کی بڑی درسگاہیں اپنے ہاں ترمیم کرلیں تو پھر ہم بھی اپنا نصاب بدل سکتے ہیں۔ چونکہ اس قسم کا حیرت انگیز انکشاف راقم کو پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے وہ اپنے کو اس پر کسی قسم کے تبصرہ کا اہل نہیں پاتا۔

ایک دوسرا تجربہ یہ ہوا کہ حیدرآباد کی ایک بڑی دینی درسگاہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جہاں چھ سو طلبا تعلیم پاتے ہیں اور نصف دارالاقامہ میں مقیم ہیں۔ کوئی ڈیڑھ سو طلبا حفظ میں مشغول ہیں۔ میرے ایک دوست نے ایک 14 سالہ لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہاں تک حفظ کر چکے ہیں؟ اس کے بعد ایک سوال کیا کہ آپ کے ہاں 32 آم ہیں۔ اپنے 4 دوستوں میں آپ نے اسے مساوی تقسیم کر دیئے۔ بتلایئے کہ ہر ایک کو کتنے آم ملے؟ وہ طالب علم اس کا جواب نہیں دے سکا اور صورت دیکھتا رہ گیا۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد اصل عنوان کی طرف آیئے کہ یہ دین و دنیا کے علوم میں بھید بھاؤ کیسے پیدا ہوا اور اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ عنوان بہت وسیع ہے لیکن یہاں مختصراً چند اہم نکات آپ کی غور و فکر کیلئے پیش ہیں۔

1) پروفیسر مجیب نے لکھا ہے کہ سولہویں صدی کا یورپ میں نشاۃ ثانیہ اسپین کے عربوں کا رہین منت ہے، لیکن یورپ کے ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ بے شک مسلمانوں نے یورپ میں تعلیم و تحقیق، علوم و فنون کی روشنی پھیلائی لیکن ان کا حال ان مزدوروں کا سا ہے جو علم کا بوجھ سروں پر اٹھا لائے اور یورپ کی منڈیوں میں اتار کر دور جا بیٹھے۔ گزشتہ پانچ سو برس کے دوران پھر ان کے علمی اور سائنسی کارناموں کا کہیں تذکرہ تک نہیں ملتا۔

2) پروفیسر معاشیات جناب حبیب الرحمن نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے صنعتی انقلاب 1760ء تک دینی اور دنیاوی تعلیم کا کوئی بھید بھاؤ نہیں تھا۔ جو کچھ علم تھا وہ دین کا تھا۔ باقی روزی روزگار کیلئے، زراعت، تجارت، محنت، مزدوری اور معمولی پیشے تھے۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک سو برس کے دوران جدید ایجادات، صنعت و حرفت، مشینوں کے استعمال نے مادی علوم میں سینکڑوں شعبوں کو جنم دیا اور پھر علم کی سینکڑوں شاخیں ہو گئیں۔ اگر کوئی جدید میڈیکل سائنس پر غور کرے تو اندازہ ہوگا کہ ہر مرض، ہر عضو کے سینکڑوں ماہرین یا Specialists پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر ان کا ایک ہاسپٹل چلانے کیلئے بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح دینی علوم اور مادی علوم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ مادی علوم کیلئے کسی ایک فن میں مہارت لازمی ہو گئی جبکہ دینی علوم کے چند شعبے رہ گئے ہیں جن کا اجر اس دنیا میں نہیں۔ اس لئے مذہبی علوم کی عوام کے ذہن میں وہ اہمیت نہیں رہی جو مادی علوم کے حصول کے ساتھ ہی جاہ و حشمت، دولت و عزت حاصل ہوتی ہے۔ آج وہ نسل جو دینی درسگاہوں میں تعلیم پا رہی ہے، وہ دنیاوی علوم کی کشش سے بے نیاز نہیں رہ سکتی اور وہ طلبہ جو جدید علوم کے حصول میں لگے ہوئے ہیں وہ مذہب سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ ان کا تعلق اگر کچھ ہے تو بس اتنا سا :

کل کہتے تھے یہ بھائی گھورن ..... دنیا ہے روٹی، مذہب ہے چورن (اکبر)

کوئی ساٹھ ستر برس پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ آلہ مکبر الصوت (Mike) کا استعمال جلسوں میں نیا نیا ہوا تھا۔ مسجدوں میں اذان اور خطبہ کیلئے اس آلہ کے استعمال کے خلاف میں علمائے دین نے فتوے دیئے کہ "اس نجس آلہ کو مسجد ہی میں نہ لایا جائے"۔ پروفیسر غلام دستگیر رشید (عثمانیہ) اپنی تقاریر میں کہتے تھے، ہمارے علمائے دین کے جمود کا کیا کہنا کہ دس برس تک وہ اسی بے کاری بحث میں الجھے رہے جبکہ اس عرصہ میں روس نے دو پنج سالہ منصوبے کو پورا کر لیا۔ وہ علمائے کرام اور ان کے شاگرد کہاں ہیں جبکہ مائیک کا استعمال بے دھڑک نہ صرف مساجد میں ہوتا ہے بلکہ مکہ اور مدینہ میں دن رات ہو رہا ہے۔ میرا ایک مضمون "سرسید کا کام اور پیام" ایک عالم دین کی نظروں سے گزرا جن سے مجھے ایک عرصہ سے نیاز حاصل ہے۔ وہ پیراگراف آپ بھی پڑھ لیں، اس لئے کہ اسی ایک پیراگراف پر قریب دو ماہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا جو پندرہ بیس صفحات پر مشتمل ہے۔

"مسلمان فطرتاً ہر نئی چیز کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے کے معاملہ میں متشکک واقع ہوئے ہیں۔ وہ نوشتۂ دیوار پڑھنے کیلئے برسوں لگا دیتے ہیں۔ جب جاگتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اس قسم کا فکری ڈھانچہ کوئی بر سہا برس میں تیار ہوا ہے جبکہ مذہبی علماء نے دنیوی اور مادی علوم معاش، کسب، ایجادات وغیرہ کا کچھ اس طرز سے مضحکہ اڑایا کہ امت مسلمہ کا ذہن اس طرف سے مفلوج ہو گیا" (سرسید)۔ مسلمانوں میں جہاں تک علم و عمل کا تعلق ہے، قناعت پسندی کا رجحان عام ہے، وہ جو تحقیق و تجربہ یا کسی علم میں کمال پیدا کرنے میں سنگ راہ ہے" (سرسید۔ میری کتاب "تعلیمی مسائل" ص 60-61)۔

اس پیراگراف پر اعتراض کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں : علم الٰہی کے مقابلہ میں طبعی علم باعتبار آخرت مطلق اور کذب محض ہے۔ جس رونق و دنیا کی طرف نظر اٹھانے کی اجازت نہ ہو اس کی تحقیق و تخلیق کی محنت اور مسابقت کا تصور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ آخر میں عرض کروں کہ سائنس اور سائنس دانوں کو حق تعالیٰ نے مومنین کا خادم بنایا ہے کہ ان کی مادی محنت اور مسابقت کے ثمرات سے بقدر ضرورت استفادہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین خود کچھ نہیں کریں گے۔ دنیوی و مادی ضرورتوں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ دوسروں کے محتاج ہی رہیں گے۔ بہر حال دین و دنیا الگ الگ دریا ہیں جو کہیں ملتے نہیں : مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ o اوپر کے خط کا مطلب یہ ہے کہ علم سے مراد علم الٰہی ہے، باقی سب جہل ہے۔ اس لئے اس کے حصول پر کسی قسم کی رغبت و محنت عبث ہے۔

قرآن کریم میں وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کو دنیا و مافیہا زمین و آسمان کے سارے علوم سے روشناس کروایا گیا۔ اسماء میں وہ ساری اشیائے کائنات کا علم، آثار اور خواص سب کچھ آ گئے۔ (تفسیر ماجدی)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سائنسی علوم، ایجادات و انکشافات سب کچھ علم کے دائرہ میں شامل ہیں۔ اسی لئے انسان کو عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، ہر وہ علم سکھلا دیا گیا جو وہ نہ جانتا تھا۔ ہر ایجاد، ہر جدید تحقیق اور وہ سب انکشافات جو زمین و آسمان کے نیچے یا اوپر قیامت تک ہوتے رہیں گے وہ سب آیت کے اس ایک ٹکڑے نے احاطہ کر لئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم میں دین و دنیا کا سب علم شامل ہے۔ دین و دنیا کے علوم کو الگ الگ کرنا قرآنی علم کی روح کے خلاف ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں بیشک دنیا کو حقیر جاننے اور اس کی چند روزہ زندگی میں گم ہو جانے کے خلاف آیات اور احادیث مل جائیں گی لیکن مادی علوم سے پوری طرح کنارہ کشی کر لینے، مادی علوم کے سیکھنے، حلال کسب اور معاش کی جستجو کے خلاف شاید کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اس دنیا میں بے حیثیت زندگی گزارنے، دوسروں کے رحم و کرم پر قناعت کی زندگی گزارنے کیلئے جو ملت تیار ہو جائے وہ کس طرح خلیفۃ اللہ کہلانے کی مستحق ہوگی۔ اس کے سر پر زمین کی خلافت کا تاج کیسے زیب دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے کہا کہ اپنے میں قوت پیدا کرو۔ پھر اس کا مطلب یوں سمجھایا کہ شمشیر زنی اور شہسواری میں کمال پیدا کرو۔ وہ زمانہ تیر اندازی اور شمشیر زنی کا گزر گیا۔ آج سائنس اور ٹکنالوجی میں کمال پیدا کرنا ہی قوت حاصل کرنا ہے۔ ان علوم کا حصول دین کی بلندی اور خدمت کے جذبہ سے کئے جائیں تو یہ بھی دین ہی ہے۔ اسلام میں دولت، رزق، عزت و حکومت، اولاد اور زمین جائیداد اور مویشیوں کو انعامات الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔

گزشتہ دو چار برسوں سے علمائے کرام کی فکر میں کچھ تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ وہ دبی زبان سے ہی سہی اب کہنے لگے ہیں کہ دینی درسگاہوں میں عصری علوم کا داخل کرنا ضروری ہو گیا ہے تاکہ وہ زمانہ کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور ایک ایسے ملک کے شہری کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں جہاں کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔ دین کے تبلیغی تقاضے نہ صرف اس خطہ کی بلکہ مختلف زبانوں کے ساتھ انگریزی زبان پر عبور نہ ہو تو آج وہ شخص گونگا معلوم ہونے لگا ہے۔ اس کے باوجود علمائے دین نے ابھی تک اجتماعی طور پر کوئی جرأت مندانہ عملی اقدام نہیں اٹھایا ہے۔

جناب سید حامد لکھتے ہیں کہ "آج کل عصری تعلیم کی مانگ زور پکڑ رہی ہے۔ میتھس، فزکس، کیمسٹری، انگریزی جیسے عصری علوم کو تعلیم دیئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ یوپی کے اعظم گڑھ ضلع کے بلریاگنج میں جامعۃ الفلاح نے اپنے نصاب تعلیم میں زبردست انقلابی تبدیلیوں سے روشناس کروایا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت دیر ہی سے سہی اور بہت محدود حد تک ہی سہی کہیں تو اس کا احساس ہوا۔ زمانہ کے تقاضوں اور وقت کے دباؤ سے علمائے کرام میں عصری علوم کی ضرورتوں کا احساس بڑھتا جا رہا ہے، لیکن ان دینی حلقوں میں بعض واجبی اندیشوں کا ذکر ضروری ہے۔

1) عصری علوم کی دینی درسگاہوں میں داخل ہوتے ہی دین کے قلعوں میں رخنے پڑ جائیں گے۔ پھر انھیں بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ آج تو یہ حال ہے کہ ملک کی بعض مشہور دینی درسگاہوں میں اخبار بھی پڑھنا ممنوع ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

باقیات

101

کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خاندان پر مبنی پارٹیوں نے جموں وکشمیر کی ترقی کو روک دیا ہے جبکہ مودی جی نے امنگوں کو نئے بازو دیے ہیں۔ جموں وکشمیر کے لوگوں کی جموں و کشمیر میں انتخابات کو لیکر بے پناہ جوش و خروش ہے۔ ملک کے باقی حصوں کی طرح یہاں بھی کمل کھلے گا کیونکہ ہندوستانی اتحاد کے لوگ ملک کو ذات پات، مذہب، علاقہ اور زبان کے نام پر تقسیم کرتے ہیں اور ہم ان کو متحد کرتے ہیں۔ انوراگ ٹھاکر نے کہا کہ "جموں وکشمیر کی ترقی کو خاندانی پارٹیوں نے روک دیا تھا جبکہ مودی جی نے جموں و کشمیر کی ترقی کو نئے بازو دیے ہیں۔ آج دفعہ 370 ہٹائے جانے کے بعد جموں و کشمیر دراصل ہندوستان میں شامل ہو کر آگے بڑھ رہا ہے۔ پچھلے سال 2 کروڑ 10 لاکھ سے زیادہ سیاح جموں وکشمیر آئے تھے۔ آنے والے سالوں میں یہ تعداد 3 کروڑ سے تجاوز کر جائے گی"۔ انہوں نے کہا کہ سب نے دیکھا کہ مودی جی نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے جذبے سے کام کیا ہے"۔ مودی جی نے جموں وکشمیر میں گجر بکروال برادری کو وہ حقوق دلانے کا کام کیا ہے جو کانگریس نے 70 سال سے نہیں دیا۔ انوراگ ٹھاکر نے کہا" دفعہ 370 اور 35A نہرو جی اور کانگریس کی غلطیاں تھیں جس کی وجہ سے جموں وکشمیر کے لوگوں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوئی اور ہم نے اپنے بہت سے بہادر سپاہیوں کو کھو دیا۔ مودی جی نے اپنی غلطیوں کو سدھار لیا ہے۔ ہم نے جموں و کشمیر میں پنچایتی انتخابات کرائے تھے۔ آج جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے واقعات میں 75 فیصد کمی آئی ہے اور پتھراؤ رک گیا ہے۔ انوراگ ٹھاکر نے کہا کہ مودی جی کی قیادت میں ہماری حکومت نے پچھلے 10 سالوں میں سب کا ساتھ، سب کا وکاس اور سب کا وشواس کے بنیادی منتر کے ساتھ کام کیا ہے۔

102

کیلئے کیا جا رہا ہے۔ کل ملک کے وزیر دفاع نے بانہال میں تقریر کی ہم پاکستان سے بات چیت کیلئے تیار ہیں لیکن جب نیشنل کانفرنس نے اپنے منشور میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بات چیت کی کوششوں کا حوالہ دیا تو وزیر داخلہ امیت شاہ صاحب کو وہ راس نہیں آیا اور انہوں نے جموں میں اسی بات پر ہمیں نشانہ بنایا۔ اب ہوم منسٹر صاحب ٹھیک ہیں یا وزیر دفاع صحیح بول رہے ہیں؟ یہ لوگ بانہال میں ایک بات کرتے ہیں اور جموں میں دوسری بات کرتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق بانہال میں چناوی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ وزیر داخلہ جموں میں کہتے ہیں کہ ہم حریت کیساتھ نہیں بلکہ نوجوانوں کیساتھ بات کریں گے جبکہ وفاع بانہال میں کہتے ہیں کہ ہم نے 2016 میں اپوزیشن اراکین پارلیمان کے ذریعے حریت کیساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اب خدارا بتائیے کہ بی جے پی کی اصل پالیسی کیا ہے؟ کیا بانہال کیلئے ان کی پالیسی ایک اور جموں کیلئے الگ ہے؟ دونوں چیزیں نہیں ہو سکتی ہیں اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں جذبات کیساتھ کھیلنے کیلئے کی جا رہی ہیں۔

103

کو پورا کرنے کیلئے متعلقہ پالیسیوں پر نظر ثانی کی ضرورت پر زور دیا اور اس یقین کا اظہار کیا کہ اس اصلاح سے نہ صرف عمل کا وقت کم ہوگا بلکہ یہ اختیارات کی غیر مرکزیت اور آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ ملک کے سیکورٹی انفراسٹرکچر کو ہر لحاظ سے مضبوط اور خود انحصار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر دفاع نے تمام اسٹیک ہولڈروں سے حکومت کے اس ویژن کو پورا کرنے کیلئے تعاون کرنے پر زور دیا۔ وفاقی خریداری میں رکاوٹیں دور ہوں گی اور فوجی افسران کے مالی اختیارات بڑھیں گے۔ ڈی ایف پی ڈی ایس 2021 میں تینوں افواج کے مالی اختیارات بڑھانے کے لیے الگ الگ احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ اس میں مجاز افسر کے مالی اختیارات کو عام طور پر دوگنا بڑھایا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے ملکی فورسز میں فیصلہ سازی کے عمل کو تیز کرنے اور فوجی تیاریوں کو بہتر بنانے کے لیے دفاعی خدمات کے مالی اختیارات میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے مسلح افواج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے متعلقہ پالیسیوں پر نظر ثانی کی ضرورت پر زور دیا اور اس یقین کا اظہار کیا کہ اس اصلاح سے نہ صرف عمل کا وقت کم ہوگا بلکہ یہ اختیارات کی غیر مرکزیت اور آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ ملک کے سیکورٹی انفراسٹرکچر کو ہر لحاظ سے مضبوط اور خود انحصار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر دفاع نے تمام اسٹیک ہولڈرز سے حکومت کے اس ویژن کو پورا کرنے کے لیے تعاون کرنے پر زور دیا۔

104

امید ہے۔ پارٹی کے جموں وکشمیر یونٹ کے سابق صدر رویندر رینا کا بیان بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ بھاجپا کشمیر میں کئی آزاد امیدواروں کو حمایت دے رہی ہے، یہ بھی توجہ طلب ہے کہ ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا کہ پارلیمانی انتخابات سے قطع نظر بھاجپا اسمبلی انتخابات میں کشمیر کے 24 حلقوں سے اپنے امیدوار کھڑا کر رہی ہے، جن میں سے صوفی یوسف سمیت کئی امیدواروں نے انتخابات کے پہلے اور دوسرے مرحلے میں اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرا دیے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اسٹار انتخابی مہم جو لیڈران میں وزیر اعظم مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی سمیت 40 بڑے لیڈران شامل ہیں، جو اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ جموں وکشمیر کے انتخابات کافی دلچسپ ہونے جا رہے ہیں۔ یاد رہے، جموں وکشمیر میں تین مرحلوں میں انتخابات ہونے ہیں۔ پہلے مرحلے کی ووٹنگ 18 ستمبر کو، دوسرے مرحلے کی ووٹنگ 25 ستمبر کو اور تیسرے مرحلے کی ووٹنگ یکم اکتوبر 2024 کو ہوگی۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان 8 اکتوبر کو کیا جائے گا۔

105

اور ان کو ایسا کرنا زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات لڑنے کیلئے خزانے نہیں چاہیے، ایماندارانہ اور شفاف انتخابات لڑنے کیلئے خلوص اور اچھی نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ عوامی اتحاد پارٹی کے ترجمان ریاض مجید نے کہا کہ لوگوں کے بھروسہ کی ضرورت ہوتی ہے، پی ڈی پی کو لگتا ہے کہ سیاست پیسہ ہے اور پیسہ سیاست ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کے پاس شعور اور بصارت ہے، لوگ اچھے سے سمجھتے ہیں کہ اصلی پراکسی کون ہے، پی ڈی پی ہی حقیقت میں پراکسی ہے اور انہوں نے کئی بار وہ رنگ دکھائے ہیں جو عوام کے سامنے نمایاں ہیں، جس پارٹی کو جموں کشمیر سے دور رکھنے کے لئے پی ڈی پی نے عوام سے ووٹ مانگے، انتخابات کے بعد پھر ان کے ساتھ ہی اتحاد کیا، اور یہی ان کی اصلیت ہے۔ ریاض مجید نے کہا کہ عوامی اتحاد پارٹی، عوامی پارٹی ہے اور یہ عوام کی تحریک ہے، سماج میں موجود جو لوگ خاندانی سیاست کا خاتمہ چاہتے ہیں عوامی اتحاد پارٹی کو ان ہی لوگوں کی ہمدردی اور پشت پناہی حاصل ہے، وہ اے آئی پی کے لئے سامنے آتے ہیں اور اپنا تعاون پیش کرتے ہیں، جب عوام اے آئی پی کا ساتھ دے گی تو وہ صرف جموں کشمیر میں نہیں بلکہ پورے ملک میں اپنے امیدوار کھڑے کر سکتے ہیں۔ عوامی اتحاد پارٹی کے ترجمان ریاض مجید نے کہا کہ محبوبہ مفتی یہ سمجھ رہی ہیں کہ یہاں صرف مفتی، عبداللہ اور گاندھی خاندانوں کو راج کرنے کا حق ہے اور جب کوئی اور میدان میں اتر جائے تو اسے فوری طور ایجنٹ قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر لوگ عوامی اتحاد پارٹی کو جذبات کا ووٹ دیتے ہیں تو انہیں فخر ہے، اور انہیں خوشی ہے کہ عوام ان کے تئیں جذبہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاندانی اور روایتی سیاست ان جذبات کے سیلاب میں بہہ جائے گی۔

106

کی وائٹ نائٹ کور نے کہا کہ دراندازی کی ممکنہ کوشش کے بارے میں خفیہ ایجنسیوں اور پولیس کی معلومات کی بنیاد پر، 8 اور 9 ستمبر کی درمیانی رات کو نوشہرہ کے لام علاقے میں دراندازی مخالف آپریشن شروع کیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس فوری جوابی آپریشن میں دراندازی کی کوشش کرنے والے 2 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور علاقے میں سرچ آپریشن جاری ہے۔ حکام نے بتایا کہ فوج کے دستوں نے علاقے کو روشن کیا اور تصادم کے بعد رات بھر اسے سخت نگرانی میں رکھا اور پہلی روشنی میں تلاشی مہم شروع کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ آخری اطلاعات ملنے تک تلاشی مہم جاری تھی۔ دفاعی ذرائع نے بتایا کہ مارے گئے دونوں دراندازغیر ملکی تھے اور ان کی شناخت اور تنظیمی وابستگی سے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ دفاعی ذرائع نے بتایا کہ انسداد دراندازی کارروائی میں برآمد ہتھیاروں میں 2 اے کے 47 رائفلیں، ویژن ڈیوائس کے ساتھ ایک M4 کاربائن رائفل، ایک پستول، 8 دستی بم مختلف گولہ بارود، ذاتی لباس اور کھانے کی اشیاء شامل ہیں۔ یہ کارروائی جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات سے محض 9 دن پہلے ہوئی تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ لام کے علاقے میں سرچ آپریشن ابھی بھی جاری ہے۔

107

بارے میں بتایا کہ پارٹی کا اس بیان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم غیر پارلیمانی زبان کے استعمال کی مذمت کرتے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر طارق حمید قرہ نے پیر کے روز بانہال میں ایک پروگرام کے دوران کانگریس لیڈر اور آئی این سی کے امیدوار وقار رسول وانی کی طرف سے این سی قیادت کے خلاف استعمال کیے گئے توہین آمیز ریمارکس اور غیر پارلیمانی زبان کی سخت مذمت کی۔ قرہ نے کہا کہ کانگریس پارٹی اس طرح کے بیانات سے خود کو الگ رکھتی ہے اور اس طرح کی زبان کے استعمال کی مذمت کرتی ہے۔ ہم مرحوم شیخ محمد عبداللہ اور ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا بہت احترام کرتے ہیں، جو جموں وکشمیر کے سب سے سینئر اور قابل احترام سیاسی رہنماؤں میں سے ایک ہیں۔ جے کے پی سی سی صدر نے کہا کہ آئی این سی اور این سی بی جے پی کے خلاف اتحاد میں آئندہ انتخابات لڑ رہے ہیں اور جموں وکشمیر کے لوگوں کے وقار اور حقوق کے لیے لڑتے رہیں گے۔ اس طرح کے بیانات ناقابل قبول ہیں اور جمہوریت کی اقدار اور سیاسی مخالفین کے احترام کے خلاف ہیں، انہوں نے مزید کہا اور تمام سیاسی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ اپنی عوامی گفتگو میں وقار اور احترام کو برقرار رکھیں۔ ہم اتحاد کے لیے اپنی وابستگی اور بی جے پی کی تقسیم کی سیاست کے خلاف اپنی مشترکہ لڑائی کا اعادہ کرتے ہیں۔ جے کے پی سی سی صدر نے کہا کہ ہم جموں وکشمیر اور اس کے عوام کے مفادات کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔

108

کرتے ہوئے نور باغ سرینگر میں سوموار کی علی الصبح آگ کی ایک ہولناک واردات رونما ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آگ ایک مکان سے نمودار ہوئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ہولناک رخ اختیار کر لی۔ آگ لگنے کے ساتھ ہی مقامی لوگوں نے محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کو مطلع کیا جس دوران انہوں نے موقعہ پر پہنچ کر آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کر دی تاہم جب تک آگ پر قابو پالیا تب تک تین رہائشی مکان جل کا خاکستر ہو گئے تھے اور ان میں موجود تمام ساز و سامان راکھ کی ڈھیر میں تبدیل ہو گیا تھا۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ صبح 7 بجے کے قریب انہیں علاقہ میں آگ لگنے کی ایک اطلاع موصول ہوئی جس کے موقعہ پر پہنچ کر آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ آگ سے تین مکانات کو نقصان پہنچ گیا اور بعد میں آگ پر قابو پا کر اسے مزید پھیلنے سے روک دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، جبکہ آگ لگنے کی وجہ کے بارے میں مزید تفصیلات کی تحقیقات جاری ہیں۔

109

میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ہمارا امیدوار اپنے حلقے میں جا رہا تھا، اے آئی پی سے وابستہ کچھ کارکنوں نے ان پر حملہ کیا، یہاں تک کہ ہمارے امیدوار یا ور بانڈے کو مارا پیٹا گیا اور وہ اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں، ان کی پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں، ان کی حالت تشویشناک ہے۔ پی ڈی پی صدر نے سوال کیا کہ میں جاننا چاہتی ہوں کہ شیخ عبدالرشید عرف انجینئر رشید جیل میں ہے تو عوامی اتحاد پارٹی وسائل اور امیدواروں کو کیسے منظم کر رہی ہے جب ان کا سربراہ سلاخوں کے پیچھے ہے۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ (پی ڈی پی کے بانی) مفتی محمد سعید کو پارٹی بنانے میں 50 سال لگے، ہمارے پاس اب بھی ہر جگہ امیدوار کھڑے کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔ ان (انجینئر رشید) کی تنظیم کے پیچھے کون ہے کیونکہ ان کے امیدوار ہر جگہ کھڑے ہیں، فنڈنگ کہاں سے آ رہی ہے؟ اس نے مزید کہا کہ اے آئی پی کارکنوں میں غنڈہ گردی میں ملوث ہونے کی اتنی ہمت کہاں سے ہو رہی ہے؟ سابق وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ حکومت نئی پراکسی پارٹیاں لے کر آئی ہے جیسے AIP۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ نے دوبارہ کوئی پراکسی پارٹی بنائی ہے، انجینئر رشید کی پارٹی AIP، جب آپ کی باقی تمام پراکسی پارٹیاں ناکام ہو چکی ہیں۔ محبوبہ مفتی کے بقول آپ نے انجینئر رشید کی پارٹی کو سامنے لایا ہے، اور آپ فنڈز اور ہر چیز کے ساتھ ان کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ہمیں واضح طور پر بتا دیں کہ دوسری جماعتوں کو الیکشن لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پی ڈی پی کی صدر نے الزام لگایا کہ ان کی پارٹی کو ہر جگہ نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ اگر پی ڈی پی کارکنان ایسا کام کرتے تو پوری پی ڈی پی جیل میں ہوتی۔ محبوبہ مفتی نے سوال کیا کہ اے آئی پی کے کارکنوں کو ہمارے کارکنوں پر حملہ کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟ ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ وہ ابھی تک جیل میں کیوں نہیں ہیں؟۔ انہوں نے جموں وکشمیر کے لوگوں کو متنبہ کیا کہ وہ پراکسی پارٹیوں کے زیر اثر نہ آئیں۔ ان کے پیچھے ایک بہت بڑی طاقت ہے جو کشمیر میں ووٹ کو تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے کہا کہ پی ڈی پی خاص طور پر ان کے نشانے پر ہے، وہ جانتے ہیں کہ پی ڈی پی واحد پارٹی ہے جو کشمیر کے لوگوں کے لیے کھڑی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تمام پارٹیاں آزاد امیدواروں کے بھیس میں اے آئی پی کے بھیس میں یقیناً کہیں سے فنڈنگ حاصل کر رہی ہیں۔ محبوبہ مفتی نے سوال کیا کہ انہیں اتنے وسائل کہاں سے مل رہے ہیں؟ لوگوں کو اس کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب دیگر پراکسی پارٹیاں پارلیمانی انتخابات میں ناکام ہوئیں تو حکومت نئی پراکسی پارٹیاں لے کر آئی۔ انہوں نے پی ڈی پی کو توڑ کر کئی پراکسی پارٹیاں بنائیں لیکن جب ان کی دوسری پراکسی پارٹیاں پارلیمانی انتخابات میں ناکام ہوئیں تو اب وہ انجینئر رشید کی پارٹی لے آئے ہیں۔ لہٰذا، میں کشمیر کے لوگوں کو خبردار کرتی ہوں کہ پی ڈی پی، این سی اور کانگریس کے علاوہ باقی تمام جماعتوں کو کسی نہ کسی طاقت کی حمایت حاصل ہے، بشمول راشد کی پارٹی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ جموں وکشمیر کے کاز کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جموں اور کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق صدر وقار رسول وانی کے مبینہ ریمارکس کے بارے میں ایک سوال پر کہ این سی نے لوگوں کا خون چوسا ہے، محبوبہ مفتی نے کہا کہ این سی اور کانگریس کے درمیان اتحاد اصولوں پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ اتحاد اصولوں پر نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ 1987 کے انتخابات میں دھاندلی کے بعد حکومت بنانے کے لیے جموں وکشمیر کو خون کے دریا میں نہ دھکیلتیں۔ انہوں نے کہا کہ این سی اور کانگریس والے حکومت کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، ان کے پاس کوئی اصول نہیں ہیں۔ این سی نے ہر جگہ کانگریس کے خلاف آزاد امیدوار کھڑے کیے ہیں۔

110

کے امیدوار محمد الطاف میر نے پی ڈی پی کارکنوں پر حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے کارکنان کی ایک گاڑی خراب ہوئی اور کارکن گاڑی کی مرمت کر رہے تھے اور پی ڈی پی کے کارکنان نے انہیں گالیاں دیں اور پی پارٹی کے کارکنوں کو مارنا شروع کر دیا۔ جس سے پارٹی کے 4 کارکن زخمی ہو گئے۔ محمد الطاف میر اپنے کارکنوں کے ہمراہ پولیس اسٹیشن پانپور کے قریب جمع ہو کر اور انصاف کا مطالبہ کر رہے تھے۔ محمد الطاف میر نے کہا کہ اگر الیکشن لڑنا جرم ہے تو اس عمل کو روکا جائے یا پھر اس میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا، ایل جی انتظامیہ، ڈی جی پی اور ضلع الیکشن آفیسر پلوامہ سے اس واقعہ کا فوری نوٹس لینے اور واقعہ کی تحقیقات شروع کرنے کی اپیل کی۔ وہیں جنوبی کشمیر کے پلوامہ اور شوپیاں اضلاع سے گزشتہ چند گھنٹوں کے دوران مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے درمیان ہاتھا پائی کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ضلع شوپیاں میں عوامی اتحاد پارٹی اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے کارکنوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی جس میں پی ڈی پی کے امیدوار یاور بانڈے سمیت متعدد کارکن زخمی ہو گئے۔

111

سینئر ترین سیاست دانوں میں شامل ہیں اور وہ ماضی میں کئی بار مختلف وزارتوں کے قلمدان سنبھال چکے ہیں۔ اس موقعے پر تاج محی الدین نے اپنی پارٹی اور اسکی قیادت کے تئیں اظہار تشکر کیا۔ پریس کانفرنس میں اپنی پارٹی کے سینئر نائب صدر غلام حسن میر، ترجمان اعلیٰ منتظر محی الدین، میڈیا ایڈوائزر فاروق اندرابی، ضلع نائب صدر بارہمولہ محمود بخاری، پارٹی انچارج برائے اوڑی حلقہ انتخاب چودھری مشتاق، صوبائی سیکرٹری نجیب نقوی، سینئر لیڈر جاوید پنڈت، اور دیگر لیڈران موجود تھے۔

112

نے بڈگام حلقہ کیلئے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لیے ہیں۔ تاہم ایک آزاد امیدوار فاروق احمد خان چرار شریف حلقہ سے، عافیقہ ایک راشٹریہ سماج دل (ر) کی امیدوار حلقہ چاڈورہ، بشیر احمد وانی آزاد امیدوار خان صاحب حلقہ اور فردوس احمد بٹ حلقہ بیروہ کیلئے آزاد امیدوار کے بطور تھے اور انہوں نے بھی چار حلقوں سے کاغذات نامزدگی واپس لے لیں۔ بڈگام ضلع کے پانچ اسمبلی حلقوں میں 73 کاغذات نامزدگی داخل کیے گئے۔ ان میں سے 56 کو قبول کیا گیا، 17 کو مسترد کر دیا گیا، اور بڈگام ضلع کے پانچ اسمبلی حلقوں سے آٹھ نے اپنے پرچہ جات واپس لے لیے ہیں۔

113

گے۔ اس لئے میں ریاستی عوام سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ الائنس کو امیدواروں کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنائیں ورنہ ہمارے وجود ختم ہو جانے جائیگا جس کو پہلے ہی بی جے پی سرکار نے نقصان پہنچایا ہے، ہمارے مالی اداروں اور آمدن کے ذرائع کو دو دو ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے، ان امیدواروں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو بی جے پی کے ایماء پر میدان میں اترے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق پٹن میں بھاری چناوی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ موجودہ ریاستی اسمبلی کا الیکشن جہاں ایک بڑی آزمائش اور اپنا وجود قائم کرنے پر مبنی ہے، دوسری طرف اس کی اہمیت اور افادیت کافی ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ انشاء اللہ اور لوگوں کے بھرپور اشتراک سے ہمارے نامزد امیدوار (انڈیا الائنس) کامیابی کے دامن چوم لیں گے۔ اس سے قبل حاجی بیدار ریاض بیدار نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی موجودگی میں بحیثیت نیشنل کانفرنس امیدوار پٹن سے نامزدگی کاغذات داخل کیے۔ ادھر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی رہائش گاہ پر کرنل لیشپال شرما ساکن سندر بندی اور اپنی پارٹی یوتھ لیڈر توصیف ارشاد خان نے نیشنل کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پارٹی میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا خیر مقدم کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔

□□□□□

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر
عنوان: درخواست منجانب رؤف سلیم خان ولد محمد سلیم خان ساکنہ عثمان آباد ملہ باغ نسبت اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد متوفی محمد سلیم خان ساکنہ عثمان آباد ملہ باغ مورخہ 19/11/2023 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
مسرہ سلیم	۷۴	زوجہ (بیوہ)	گھریلو کام
رؤف سلیم خان	۵۰	پسر شادی شدہ	بینک ملازم
عصمہ سلیم خان	۵۲	دختر ـــ	سرکاری ملازمہ

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/142 مورخہ 19/07/2024 نسبت اجرائی پیدائش سرٹیفکیٹ بحق توقیر منظور دختر منظور احمد حجام ساکنہ موضع وتر ڈوال مل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ توقیر منظور دختر منظور احمد حجام ساکنہ موضع وتر ڈوال مل مورخہ 03/04/2016 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت بیان حلفی واجرا کردہ سکول DOB سرٹیفکیٹ شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/85 مورخہ 24/05/2024 نسبت اجرائی پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سجاد احمد خان ولد عبدالرحمن خان ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ سجاد احمد خان ولد عبدالرحمان خان ساکنہ موضع کچواری مورخہ 05/03/1998 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت بیان حلفی واجرا کردہ سکول DOB سرٹیفکیٹ شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار کچواری

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر
عنوان: درخواست منجانب شوکت احمد شاہ ولد مرحوم غلام نبی شاہ ساکنہ راتھر محلہ نوشہرہ سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد غلام نبی شاہ ساکنہ راتھر محلہ نوشہرہ مورخہ 27/09/2020 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	ماہوار آمدنی
شوکت احمد شاہ	۴۵	پسر شادی شدہ	مزدوری	
آزاد احمد شاہ	۵۰	پسر ـــ	ـــ	
شگفتہ امتیاز	۳۵	دختر ـــ	گھریلو کام	
روبی جان	۵۶	ـــ	ملازم	
محمودہ	۷۵	زوجہ بیوہ	گھریلو کام	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

Bajaj Allianz General Insurance Company had a meeting with advisor Mr Pawan Kotwal of ladakh (UT)

For Bajaj Allianz General Insurance Company, the team was headed by Mr.Aijaz Khan, Executive Vice president and Project Head State Insurance Plan . A wide spectrum of insurance products and the spread of general insurance in the vast region of Ladakh UT to cater to the requirements of insurance in the far flung areas of the Ladakh region was discussed. Mr Aijaz Khan also discussed about the various initiatives already taken by Bajaj allianz General Insurance Co Ltd in the J&K (UT) and implementation of the same for the betterment of the people of Ladakh.He also laid the emphasis upon the vision of IRDAI i.e Insurance for all by 2047.

Emphasis was laid on to increase penetration of insurance by identifying insurance gaps, understanding public needs and UT's growth plan, designing suitable insurance solutions ,creating insurance awareness, engaging with the UT officials and employment generation. Since Ladakh is highly vulnerable to natural and anthropogenic hazards and prone to catastrophic losses , a plan was suggested by Mr. Aijaz Khan Head of Bajaj Allianz General Insurance Company to mitigate the financial worries of the people of Ladakh by way of various insurance products.

The meeting was very fruitful, and the suggestions of the advisor to LG were noted and will be taken care of in the creation of insurance products specific to Ladakh (UT).

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION TANGMARG.

NOTICE INVITING E-TENDER

NIT No:/R&B of 2024-25 Dated:-09-2024

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system) are invited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt., CPW,Railways sand other State/Central Governments for the following works:-

S.No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	E/M	Time	MH	Class	PA
1	Providing and fixing of Shamiyana(s) for Distribution and collection Centre at Govt. Higher Secondary School Kunzer for Assembly Election 2024.	1.005	200/-	2010/-	2 days	Overall contingency	DEE	R&B

PositionOfAAA: Accorded
Position of T.S: Accorded
Positionoffunds: Available

1. The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill of quantities (B.O.Q).Set of terms and conditions of contract and other details can be viewed/downloaded from the departmental website www jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:-

1	Date of Issue of Tender Notice	06-09-2024
2	Period of downloading of bidding documents	09-09-2024
3	Bid submission Start Date	09-09-2024
4	Bid Submission End Date	19-09-2024 4:00 PM
5	Date & time of opening of Bids (Online)	20-09-2024 10.00AM

2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan (Dated between bid submission start date and bid submission end date) with NIT No. , Serial No. and name of work to be deposited in M.H. 0059 in favour of Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender receiving authority).

3. All the bidders must upload Earnest money /Bid security equal to 2% of advertised cost in the shape of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender receiving authority)(The Date of earnest money/Bid security should be between the Bid Submission start date and Bid submission End date, otherwise bids shall be rejected).

Sd/- Executive Engineer
R&B Division Tangmarg.

DIPK-5394/24
Dtd. 09-09-2024

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE NASIR NIYAZ

In the case of
1. ABDUL GAFFAR BHAT S/O MOHAMMAD BHAT R/O SHALTENG

[CAVEATOR]

Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہوئی ہے جس کے بعد امید ظاہر کی جارہی ہے کہ اس مرض کی جلد تشخیص ممکن ہو سکے گی۔ برطانوی میڈیا رپورٹ کے مطابق افریقا میں سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے آلے استعمال کیے جارہے ہیں اور یہ آلے فی الحال بچوں میں اس بیماری کا پتہ لگانے میں کافی بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں البتہ بڑے پیمانے پر ان کے استعمال سے قبل مزید بہتری درکار ہوگی۔ ماہرین نے ملیریا سے متاثرہ افراد کی سانس کی بو کا ڈیٹا اکٹھا کیا ہے اور اس سے ایک ''**printbreath**'' تیار کیا ہے جسے ملیریا کی تشخیص کے لیے تیار کیے گئے آلے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ آلہ ملیریا کا پتہ چلانے کے لیے 6 مختلف بوؤں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان میں ایک بو وہ بھی ہے جو قدرتی طور پر صنوبر کے درخت میں ہوتی ہے اور ملیریا پھیلانے والے مچھر و دیگر کیڑے اس بو کی جانب آتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جب کوئی شخص ملیریا سے متاثر ہوتا ہے تو اس کے منہ میں بھی اسی طرح کی بو پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مچھر اس کی طرف اور زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد موجود دیگر لوگوں کو بھی کاٹتے ہیں۔ محققین نے اس آلے کو افریقی ملک ملاوی میں 34 بچوں پر آزمایا جن میں سے بعض ملیریا کا شکار تھے اور بعض صحت مند تھے۔ آلے نے ان میں سے 29 بچوں کے حوالے سے بالکل درست نتائج دیے یعنی مرض کو پہچاننے کی شرح 83 فیصد رہی البتہ بڑے پیمانے پر استعمال سے قبل اس میں مزید بہتری کی گنجائش باقی ہے۔ خیال رہے کہ ملیریا کی تشخیص کے لیے خون کے ٹیسٹ کا طریقہ کار موجود ہے تاہم محققین کا کہنا ہے کہ سانس کے ذریعے مرض کی تشخیص زیادہ آسان اور سستا طریقہ ہے۔

نیند پوری نہ ہونے سے دماغ خود کو کھانا شروع کر دیتا ہے

روم، اٹلی: نیند کی کمی سے نہ صرف روزمرہ کے معمولات متاثر ہوتے ہیں بلکہ اس سے دماغ کے اندر پیدا ہونے والے فاسد مادے اور دماغی تھکاوٹ بھی دور ہوجاتی ہے۔ لیکن نیند کی مسلسل کمی سے نیورون کم ہونے لگتے ہیں اور ان کے درمیان باہمی روابط بھی کمزور ہوجاتے ہیں اور بعد کی نیند بھی اس نقصان کا ازالہ نہیں کرپاتی۔ اس ضمن میں اٹلی میں مارشے پولی ٹیکنک یونیورسٹی کے پروفیسر مائیکل بیلیسے نے چوہوں پر بے خوابی اور مکمل نیند کے تجربات کیے ہیں اور اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ واضح رہے کہ دماغی خلیات یا نیورونز دو طرح کے ذیلی گلائیل خلیات سے مسلسل تازہ ہوتے رہتے ہیں جنہیں اعصابی نظام کا گوند بھی کہا جاتا ہے۔ مائیکروگلائیل خلیات دماغ سے ٹوٹے پھوٹے خلیات کو باہر نکالتے رہتے ہیں اور یہ عمل فیگوسائٹوسس کہلاتا ہے۔ نیند اس ضمن میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور دماغ سے فالتو مواد اور ٹوٹ پھوٹ کو دور کرتی رہتی ہے۔ لیکن نیند کی کمی سے دماغ متاثر ہوتا ہے اور یوں خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا شروع کردیتا ہے۔ ماہرین نے حیرت انگیز طور پر دیکھا کہ نیند کی کمی سے دماغی خلیات کے رابطے یا کنکشنز شدید متاثر ہونے لگے۔ اس شے کی مزید کھوج کیلیے انہوں نے چوہوں کے دماغ کے اسکین لینے شروع کیے۔ ان چوہوں کو چار گروہوں میں بانٹا گیا: چھ سے آٹھ گھنٹے سونے والے چوہے، دوسرے گروہ کو اچانک بار بار نیند سے اٹھایا گیا، تیسرے گروپ کے چوہوں کو آٹھ گھنٹے تک نیند کے بجائے جگایا گیا اور جبکہ آخری گروہ کو مسلسل پانچ روز تک سونے نہیں دیا گیا یعنی ان میں نیند کی شدید کمی پیدا کی گئی۔ ان میں سے آٹھ گھنٹے جاگنے والے اور مسلسل پانچ روز نہ سونے والے دونوں طرح کے چوہوں میں ایک ایسی سرگرمی پیدا ہوئی جس میں مائیکروگلائیل نے رابطہ خلیات کو عین اسی طرح کھانا شروع کردیا جس طرح وہ نیند میں دماغ کے فاسد مواد کو تلف کرتے تھے اور ان میں یہ شرح 14 فیصد تک نوٹ کی گئی جو حیرت انگیز ہے۔ بری خبر یہ ہے کہ ماہرین نے کہا کہ اس طرح بہت سی بیماریوں کا راستہ کھل سکتا ہے جن میں اعصابی انحطاط اور الزائمر بھی شامل ہیں۔ یعنی نیند کی مسلسل کمی ہمیں الزائمر جیسے مرض کی جانب لے جاسکتی ہے۔ تاہم اب تک ہم حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے ہیں انسانوں پر بھی یہی کچھ گزرتا ہے لیکن چوہوں پر ماضی میں کی گئی اہم تحقیق انسانوں پر ثابت ہوتی رہی ہیں اور ایک دن شاید ان کے درمیان کوئی مماثلت سامنے آسکتی ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ اہم تحقیق جرنل آف نیوروسائنس میں شائع ہوئی ہے۔

سردرد ہونے کی صورت میں لاپرواہی نہ کریں

سردرد کو روزمرہ زندگی کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور اس کے علاج کے لیے دردکش ادویات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ سر کے درد پر ہمیں کب تشویش ہونی چاہیے اور اسے کب سنجیدگی سے لینا ہے۔ اوورلینڈ پارک، کنساس کے ڈاکٹر مائیکل مونگر کا کہنا ہے کہ تین ہفتوں کے دوران ہر ہفتے دو سے زائد مرتبہ سردرد کی صورت میں اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ متاثرہ شخص بہت زیادہ پریشان ہو اور یہ کسی طبی مسئلے کی جانب اشارہ ہو۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ میڈیکل چیک اپ سے ڈاکٹرز کو سر درد کی تہہ تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سر کے درد کو بدترین تکلیف سمجھا جاتا ہے تاہم بہت کم کیسز میں دماغ میں رسولی کی علامت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس پر غیرضروری ردعمل نہیں دینا چاہیے لیکن اسے نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری جانب بالٹی مور میں جان ہوپکنز میڈیسن کے ڈائریکٹر ہیڈیک سینٹر نعمان طارق نے خبردار کیا ہے کہ مریض کو طویل عرصے تک دردکش ادویات نہیں لینی چاہئیں کیونکہ ان ادویات کا زیادہ استعمال سر درد سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دردکش ادویات کا زیادہ استعمال السر کا باعث بن سکتا ہے جب کہ یہ گردوں اور جگر کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی نصف بالغ آبادی کو ذہنی تناؤ اور درد شقیقہ سمیت مختلف وجوہات کے باعث سال میں کم از کم ایک بار ضرور سر درد ہوتا ہے۔

اب زخموں کا علاج چینی سے بھی ممکن!

جسم پر خراش یا زخم ہونے کی صورت میں اینٹی بائیوٹک کی مدد لی جاتی ہے لیکن ایک نئی طبی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ زخم بھرنے کے لیے اینٹی بائیوٹک کی جگہ چینی کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زمبابوے سے تعلق رکھنے والے محقق موسیس موراندو کے مطابق چینی سے جسم پر لگے زخم یا خراش کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ موسیس موراندو اپنے بچپن میں والد کو کسی بھی زخم پر کوئی دوا لگانے کے بجائے چینی لگاتے ہوئے دیکھتے تھے جس سے وہ ایسے متاثر ہوئے کہ بڑے ہوکر اسی پر تحقیق شروع کردی۔ وہ اکثر ایسے تجربات کرتے تھے جس میں چینی کا استعمال کیا جاتا تھا اور پھر ایک دن انہوں نے غور کیا کہ کسی بھی چوٹ پر چینی لگانے سے اس کا زخم تیزی سے بھر جاتا ہے۔ بی بی سی فیوچر کی رپورٹ کے مطابق موسیس موراندو 1997 میں برطانیہ کے نیشنل ہیلتھ سسٹم میں نرسنگ کا کام کرنے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ طبی میدان میں چینی سے کوئی افادیت حاصل نہیں کی جارہی جب کہ اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک دن ایک مریض، جس کے گھٹنے پر چوٹ لگی تھی، ان کے پاس بھیجا گیا اور انہوں نے زخم پر پٹی کرتے ہوئے اس پر چینی ڈالی جس سے وہ دو ہفتوں میں ٹھیک ہوگیا۔ تحقیق کے مطابق زخم کی پٹی کو اگر گیلا رکھا جائے تو جلدی ٹھیک ہوتا ہے اور چونکہ چینی کے ذرات پٹی پر پگھلتے ہیں، لہذا زخم کی پٹی گیلی رہتی ہے۔

ڈپریشن کی ادویہ سے دل کی دھڑکن میں خرابی کا امکان، تحقیق

نیو اورلینز: ڈپریشن کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویہ دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی اور دل کے عضلات کو کمزور کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ نیو اورلینز میں 20 سے 23 مارچ کے دوران منعقد ہونے والی امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی کانفرنس میں پیش کیے گئے ایک مقالے میں بتایا گیا ہے کہ افسردگی کے باعث دل کے عضلات کی حرکات بے ترتیب ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے دل کی دھڑکن کی رفتار پر اثر پڑتا ہے اور دل معمول کی کارکردگی بہتر طریقے سے انجام نہیں دے پاتا۔ دل کی دھڑکن کی اس بے ترتیبی اور رفتار میں پیدا ہونے والی خرابی کو **Atrial Fibrillation** کہا جاتا ہے۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ کیلیفورنیا میں 6644 مریضوں پر ڈپریشن کے مرض اور اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے دل کی دھڑکن سے تعلق کا 13 سال تک مطالعہ کیا گیا جس سے پتا چلا کہ ڈپریشن کے مرض میں مبتلا افراد اور ڈپریشن کی دوا استعمال کرنے والے مریضوں کے دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی پیدا ہونے کے خطرات کی شرح میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ تحقیقی مقالے میں انتباہ کیا گیا ہے کہ ڈپریشن کی دوائیں عضلات پر اثر انداز ہوتی ہیں اور بلاتفریق دل کے پٹھوں میں موجود عضلاتی ریشوں کو بھی متاثر کرتی ہیں جس کی وجہ سے دل کے عضلات بوجھل ہوکر معمول کی حرکت نہیں کرپاتے۔ بالخصوص دل کے اوپری چیمبرز (ایٹریم) کے عضلات پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے دل کی دھڑکن بے قابو ہوجاتی ہے۔ بے ترتیب اور بے قابو دل کی دھڑکن سے خون درست طریقے سے پمپ نہیں ہو پاتا۔ تحقیقی مقالے میں ڈپریشن کے مریضوں کے علاج کے دوران ماہرین نفسیات کو دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی پر نظر رکھنے کی تجویز دی گئی ہے اور اگر کسی ذہنی مریض میں ادویہ کے استعمال سے دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی میں مبتلا ہوجائے تو ایسے شخص کو ماہر امراض قلب کو ریفر کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے بہت سے منفی اثرات پہلے بھی سامنے آچکے ہیں اور معلوم ہوچکا ہے کہ وہ لوگ جو ڈپریشن ختم کرنے والی دواؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان میں خودکشی کا رجحان بھی بڑھ جاتا ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کیلئے نقصان دہ ثابت ہونے والی روزمرہ کی حرکات

ریڑھ کی ہڈی انسانی جسم میں طاقت کی بنیاد ہوتی ہے اور اگر یہی بنیاد کسی مشکل سے دوچار ہوجائے تو خطرے کی علامت بن جاتی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق دن بھر میں کچھ ایسی حرکات ہوتی ہیں جس سے ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوتی ہے اور تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، جن میں سگریٹ نوشی، جھک کر بیٹھنا، مسلسل ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر پر کام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

سگریٹ نوشی:

سگریٹ نوشی مضر صحت ہے، اکثر لوگوں کا ماننا ہے کہ سگریٹ صرف پھیپھڑوں کو متاثر کرتی ہے لیکن محققین کے مطابق یہ ہڈیوں اور جوڑوں کو بھی کمزور کردیتی ہے۔ سگریٹ نوشی سے ریڑھ کی ہڈی کمزور ہونے لگتی ہے جو تندرست رہنے کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

جھک کر بیٹھنا:

جھک کر بیٹھنے سے کمر پر دباؤ پڑتا ہے، جس سے ریڑھ کی ہڈی میں درد محسوس ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ بیماری کی شکل اختیار کرجاتی ہے، اس حوالے سے ایک امریکی یوگا انسٹرکٹر لورین ہیرٹ کا کہنا ہے کہ یوگا، ریڑھ کی ہڈی کے درد اور اسے مضبوط رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ہے کیونکہ یوگا کرتے وقت بالکل سیدھے طریقے سے بیٹھا جاتا ہے جس سے پٹھے کھنچتے ہیں اور آرام محسوس ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہمیشہ کمر کو سیدھا رکھ کر بیٹھیں تاکہ کمر کے درد اور اندرونی تکالیف سے بچا جا سکے۔

وٹامن ڈی نہ لینا:

ہڈیوں کی نشوونما اور مضبوطی کے لیے وٹامن ڈی کی ضرورت ہوتی ہے جو دھوپ سے وافر مقدار میں ملتی ہے لیکن اکثر افراد اس پر زیادہ دھیان نہیں دیتے اور نتیجتاً وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

موبائل فون کا استعمال:

مسلسل موبائل فون پر گردن جھکائے رکھنے سے ریڑھ کی ہڈی کھنچاؤ کا شکار ہوتی ہے جس سے اس بات کے خدشات بڑھ جاتے ہیں کہ کہیں ہڈی کے مہروں میں فاصلہ نہ آجائے یا پھر یہ آہستہ آہستہ کمزور پڑنے لگ جاتی ہے، ایسی صورت میں موبائل کے مسلسل استعمال سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

کافی پینا:

کافی پینا جہاں صحت کے لیے مفید ہے وہیں اس کی زیادتی کیلشیم کی کمی بھی پیدا کردیتی ہے جس سے ہڈیاں کمزور پڑنے لگ جاتی ہیں۔

ناریل کا تیل بالوں اور جلد کیلئے انتہائی موثر

قدرتی طور پر ناریل میں بے شمار فوائد موجود ہیں۔ ناریل کا استعمال غذا کے طور پر کیا جائے یا پھر اس کا تیل استعمال کیا جائے، دونوں ہی انسانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ بالخصوص اگر ناریل کے تیل کی بات کی جائے تو یہ نا صرف بالوں کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ جلد کو بھی نکھار بخشتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ناریل کا تیل بطور ٹونر استعمال کیا جاسکتا ہے، جس سے خواتین باآسانی اپنا میک اپ صاف کرسکتی ہیں۔ ناریل کے تیل میں یہ خاصیت موجود ہوتی ہے کہ یہ جلد کو نرم و ملائم بناتا ہے اور جلد پر موجود میل کو کاٹتا ہے۔ موسم خزاں میں بالوں کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے چند مفید نسخے ناریل کے تیل سے رات کو اگر ہلکا مساج کیا جائے تو جلد کی خشکی دور ہوجاتی ہے، ساتھ ہی روز بروز جلد کی چمک میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ نکھری ہوئی لگتی ہے۔ اکثر جلد پر کوئی زخم یا کٹ لگ جائے یا پھر جلد جل جائے تو اس صورت میں ناریل کا تیل بے حد مفید ہے، جس کے فوری استعمال سے زخم کا نشان بھی دور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہفتے میں دو بار ناریل کا تیل بالوں پر لگانے سے ان کی چمک برقرار رہتی ہے اور بال تیزی سے لمبے ہوتے ہیں۔ اکثر بالوں پر ہیئر کلر لگوانے کی وجہ سے بال بے جان ہوجاتے ہیں، ناریل کا تیل اس مشکل کو بھی دور کرتا ہے اور اس کے استعمال سے بے جان بال جاندار اور مضبوط ہونے لگتے ہیں۔ اگر خواتین یا مرد حضرات بال گرنے کی مشکل سے دوچار ہوجائیں تو ایسے میں ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں ناریل کا تیل استعمال کرنا چاہیے۔

بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، نئی تحقیق

نئی تحقیق کے مطابق بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے بوڑھے افراد یادداشت کم ہونے کے ساتھ الزائمر اور پارکنسن جیسی بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ماہرین نے نومولود سے لے کر اناسی سالہ افراد کے دماغ کے سیلز پر تحقیق کی۔ نتائج کے مطابق دماغ میں سیلز کا پاور اسٹیشن بوڑھے افراد میں بالکل مختلف پایا گیا، اس پاور اسٹیشن میں موجود توانائی فراہم کرنے والے جینز نے بڑھتی عمر کے ساتھ اپنا کام کرنا بند کردیا تھا، جس کی وجہ سے بوڑھے افراد کا دماغ کمزور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑھتی عمر کا سب سے زیادہ اثر جسم کے کسی دوسرے حصے کے مقابلے میں دماغ پر ہوتا ہے۔

صاف پانی میں ہے صحت مند زندگی

پانی کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اگر پانی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان نہ ہوتا تو دنیا بے رونق ہوتی۔ سرسبز و شاداب ہرے بھرے کھیت ہوں یا رنگ و نکہت اور رونق، پانی کے بغیر ان کا وجود نہ ہوتا۔ ایک انسان کو کتنا پانی پینا چاہیے؟ اس کا دارومدار غذا، جسمانی سرگرمی، موسم، نمی، صحت اور جسم سے خارج ہونے والے پانی کی مقدار پر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسان کو جسمانی نظام کی بحالی کے لیے کم از کم اتنا پانی ضرور پینا چاہیے، جو اس جسم سے نکلنے والے پانی کو لوٹا سکے۔ پانی کے کئی طبی فوائد ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق، پانی میں متعدد بیماریوں کا علاج ہے۔ پانی غذا ہضم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ پانی جسم کے خمیر پیچ کو ترتیب دینے اور گردش خون کو رواں رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ پانی گردوں کو صاف رکھتا ہے، بڑھتی عمر کے اثرات کم کرتا ہے۔

پانی اور ہماری صحت

تحقیق کے مطابق، پاکستان کے دو تہائی گھرانے پینے کے لیے آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں، جو کئی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔ پانی سے لگنے والی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے ہمیشہ ابلا ہوا پانی استعمال کریں، پانی کے برتنوں کو ٹھیک طرح سے صاف کرکے اور ڈھانپ کر رکھا کریں وغیرہ وغیرہ۔ جاپان کے لوگ ہر صبح نہار منہ، برش کرنے سے بھی پہلے چار گلاس پانی (تقریباً 122 اونس) پینے کو صحت کی علامت قرار دیتے ہیں، یہاں تک کہ برش بھی بعد میں کرتے ہیں اور پانی پینے کے کم از کم 45 منٹ بعد ناشتہ کرتے ہیں۔

پانی محدود ہے

معاشیات کا بنیادی اصول ہے کہ وسائل محدود ہوتے ہیں اور ہر محدود چیز چاہے کتنی ہی وافر مقدار میں کیوں نہ ہو، ایک دن ختم ہوجائے گی۔ پانی کی دستیابی بھی محدود ہے۔ اب تو اس کے اثرات بھی نمودار ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ہیومن ڈیولپمنٹ پروگرام کی ایک رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں ایک ارب دس کروڑ افراد کی پانی تک رسائی نہیں، جب کہ تین کروڑ سے زائد افراد ہر سال پانی کے بحران کی وجہ سے لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ اسی رپورٹ کے مطابق 2050 تک دنیا کی ایک تہائی آبادی کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہوسکتا ہے۔ دنیا میں بڑھتی آبادی اور ماحولیاتی عوامل کی وجہ سے فی کس پانی کی دستیابی میں 50 سال کے دوران 60% کمی آگئی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی 7.63 ارب ہے۔ 2050 تک یہ آبادی 9 ارب سے بھی زیادہ ہوجائے گی۔ ان سب انسانوں کو پینے، فصلیں اگانے اور توانائی پیدا کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوگی۔ ماحولیاتی تبدیلی کے باعث بارشیں نہ ہونے کے نتیجے میں دنیا کے کچھ حصے بنجر اور بے آباد ہوچکے ہیں۔ جبکہ پچھلے چالیس برسوں کے دوران دنیا کے خشک سالی سے متاثرہ حصوں میں دوگنا اضافہ ہوچکا ہے۔ ایسے میں پانی کی بڑھتی ہوئی طلب دنیا کو ایک سنگین بحران کی طرف دھکیل رہی ہے اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ پانی کے لیے تیسری جنگ عظیم ہوسکتی ہے۔

پانی کی خصوصیات

پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے بنتا ہے۔ پانی کے اس مرکب کا کیمیائی فارمولا **H_2O** ہے۔ اس فارمولے کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہائیڈروجن گیس کے دو اور آکسیجن گیس کا ایک ایٹم مل کر پانی کا ایک مالیکیول بناتے ہیں۔ اپنی مخصوص خصوصیات کے باعث، پانی دیگر مائعات (**Liquids**) سے مختلف ہے۔ بہت کم درجہ حرارت پر ٹھوس حالت سے بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے اور جب پانی کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے، سکڑنے کے بجائے پھیلنے لگتا ہے۔ پانی مختلف درجہ حرارت پر مائع، ٹھوس اور بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ کیمیائی لحاظ سے پانی کا کوئی رنگ، ذائقہ اور خوشبو نہیں ہوتی۔

بین الاقوامی مالیاتی ادارے (**IMF**) کے مطابق، دنیا میں قلت آب کے شکار ممالک میں پاکستان کا نمبر تیسرا ہے۔ اس وقت پاکستان میں فی کس استعمال کے لیے دستیاب پانی کی مقدار 908 مکعب میٹر ہے جو کہ پانی کی کمی کے معیار 1000 مکعب میٹر سے کم ہے۔ صرف ایک دہائی قبل 2009 میں پاکستان میں فی کس 1500 مکعب میٹر پانی دستیاب تھا۔ خدشہ یہ ہے کہ پاکستان 2025 میں پانی کی شدید قلت سے دوچار ہوجائے گا، فی کس صرف 500 مکعب میٹر پانی دستیاب ہوگا۔ ہماری حالت صومالیہ سے بھی بدتر ہوجائے گی۔ اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یو این ڈی پی کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں پانی کے استعمال کرنے کی اوسط دنیا بھر میں چوتھے نمبر پر ہے۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کے تناسب سے پانی کے استعمال کا اشاریہ (جی ڈی پی کے ایک یونٹ میں پانی کا مکعب میٹروں میں استعمال) دنیا بھر میں سب سے بلند شرح پر ہے۔

پانی کا عالمی دن

اقوام متحدہ کے تحت ہر سال 22 مارچ کو پانی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے عالمی سطح پر یہ دن منانے کا مقصد، پانی کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور سائنسی اپروچ اختیار کرتے ہوئے پانی کا کم سے کم استعمال کرکے اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ اس سال اقوام متحدہ کی جانب سے اس دن کی تھیم **Water NatureFor** رکھی گئی ہے کہ ہم کس طرح فطرت کو استعمال میں لاتے ہوئے پانی کے 21ویں صدی کے چیلنجز پر قابو پاسکتے ہیں۔

پانی کی کمی۔ احتیاط واحد حل

جب دستیاب وسائل کم ہوں تو عقل عام کا تقاضہ ہے کہ ان کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔ ہمارے ملک میں معاملہ اس کے الٹ ہے۔ ہم پانی کا بے دریغ ضیاع کررہے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت ہمارے ملک میں اوسطاً پانچ ہزار چھ سو مکعب میٹر پانی دستیاب تھا جو بتدریج کم ہوتے ہوتے ایک ہزار کیوبک میٹر فی شہری سے بھی کم ہوگیا ہے۔ ہمارے دریا تقریباً سوکھ چکے ہیں، بلکہ ستلج تو سوکھ ہی چکا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان کا 90% پانی زراعت اور آبپاشی کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاہم کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے ملک کا کئی دہائیاں پرانا آبپاشی کا نظام کتنا پانی ضائع کردیتا ہے۔ زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے پانی کے استعمال میں خاطر خواہ کمی کی جاسکتی ہے۔ 1960 کی دہائی کے بعد ہم نے کوئی بڑا قابل ذکر ڈیم نہیں بنایا۔ ہم بارشوں کا پانی سمندر میں بہا دیتے ہیں۔ گلی، محلے اور سڑکوں پر مٹی کو بھگانے کے لیے پانی وہاں پانی چھڑکنے کے بجائے آئیے وہاں کچرا، کوڑا کرکٹ اور چھوٹی چھوٹی چیزیں پھینکنا ترک کریں۔ اپنی گاڑیاں اور گھروں کے کار پورچ کو دھوتے وقت اپنے گھر کے باہر گلیوں کو نالے میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ ہاتھ منہ دھوتے وقت یا وضو کرتے وقت، وضو سے پہلے مسواک کرتے وقت یا نہاتے وقت پانی کا نل (ٹونٹی) مسلسل کھلا نہ رکھیں۔ بوقت ضرورت نل کھولیں اور پھر بند کردیں اور اس طرح ضرورت کے مطابق یہ عمل دہرائیں۔ برتن اور کپڑے دھوتے وقت اور گھر کی دھلائی کرتے وقت پانی کے نل کا منہ کھول کر بھول نہ جایا کریں۔ اس سلسلے میں سب سے اچھا انتخاب عمل یہ ہے کہ پانی کو کسی پتیلی یا بالٹی میں بھر لیں اور پھر وہاں سے پانی نکال کر حسب ضرورت خرچ کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

چیمپئنز ون ڈے کپ: اسکواڈز اور کپتانوں کا اعلان

ویب ڈیسک// پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے آج 5 چیمپئنز ون ڈے کپ ٹیموں کے کپتانوں کے ساتھ 12 سے 29 ستمبر تک فیصل آباد میں منعقد ہونے والے ٹورنامنٹ کیلئے عارضی اسکواڈز کا اعلان کر دیا۔ کپتانوں کا تقرر 5 ٹیموں کے مینٹورز کی جانب سے کیا گیا ہے: ان مینٹورز میں مصباح الحق (وولوز)، ثقلین مشتاق (پینتھرز)، سرفراز احمد (ڈولفنز)، شعیب ملک (اسٹالینز) اور وقار یونس (لائنز) کے شامل ہیں۔ ٹیسٹ نائب کپتان سعود شکیل کو ڈولفنز، شاہین شاہ آفریدی لائنز، پینتھرز کی قیادت شاداب خان کریں گے جبکہ اسٹالینز کی قیادت محمد حارث اور محمد رضوان وولوز کی قیادت کے فرائض نبھائیں گے۔ چیمپئنز ون ڈے کپ میں ملک کے بہترین کرکٹرز شرکت کریں گے۔ 50 اوورز کا یہ ٹورنامنٹ سنگل لیگ فارمیٹ میں کھیلا جائے گا۔ تمام میچ دوپہر 3 بجے شروع ہوں گے، سوائے 16 ستمبر کو لائنز بمقابلہ پینتھرز کے میچ کے، جو صبح 9:30 بجے شروع ہوگا۔ ٹورنامنٹ کا اختتام 4 دنوں میں تین پلے آف میچوں کے ساتھ ہوگا، جس کا اختتام اتوار، 29 ستمبر کو فائنل میں ہوگا۔ افتتاحی میچ میں مصباح الحق کی وولوز کا مقابلہ ثقلین مشتاق کی پینتھرز سے ہوگا۔ بورڈ نے پانچوں ٹیموں کے عارضی اسکواڈز کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ ان کا انتخاب ٹیم کے مینٹورز نے 150 کھلاڑیوں کے ایک پول سے ڈرافٹ کے عمل کے ذریعے کیا تھا، جسے پی سی بی نے فٹنس ٹیسٹ کے بعد فراہم کیا تھا۔ 150 کھلاڑیوں میں سے 125 پچھلے 3 ڈومیسٹک سیزن میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے تھے، بقیہ 25 کھلاڑی وائلڈ کارڈ تھے، جن کا انتخاب ان کے تجربے اور گزشتہ تینوں سیزنوں میں پاکستان، پاکستان شاہینز اور پاکستان انڈر 19 ٹیموں کے لیے کارکردگی کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔ ہر ٹیم میں موجودہ سینٹرل کنٹریکٹ یافتہ کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ ڈولفنز: سعود شکیل، فہیم اشرف اور سرفراز احمد۔ لائنز: عبداللہ شفیق، عامر جمال، امام الحق اور شاہین شاہ آفریدی۔ پینتھرز: صائم ایوب، شاداب خان اور اسامہ میر۔ اسٹالینز: ابرار احمد، بابر اعظم، حارث رؤف، محمد حارث، شان مسعود، طیب طاہر اور زمان خان۔ وولوز: فخر زمان، افتخار احمد، محمد رضوان، نسیم شاہ، سلمان علی آغا اور شاہنواز دہانی۔ سینٹرل کنٹریکٹ یافتہ کھلاڑی جو اسکواڈ کا حصہ نہیں ہیں ان میں محمد نواز (ذاتی وجوہات)، عماد وسیم (غیر دستیاب)، ارشد اقبال، حسن علی، احسان اللہ اور محمد وسیم جونیئر (انجری کے بعد بحالی سے گزر رہے ہیں) شامل ہیں۔ عماد وسیم کے علاوہ، جو اس وقت سی پی ایل میں کھیل رہے ہیں۔

19 سالہ مشیر خان کی ایک اور ریکارڈ سنچری

نئی دہلی// اگر کسی ٹیم کی 7 وکٹیں 91 رنز پر گر جائیں تو اکثر اس ٹیم کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں لیکن اگر مشیر خان اس ٹیم میں ہوں تو پھر گھٹنے ٹیکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دلیپ ٹرافی میں بھی انڈیا بی کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا۔ پہلے دن انڈیا بی ٹیم نے 100 رنز سے پہلے 7 وکٹیں گنوا دیں۔ یشسوی جیسوال، سرفراز خان اور رشبھ پنت جیسے اسٹار کھلاڑی پہلے ہی پویلین لوٹ چکے تھے لیکن پھر 19 سالہ مشیر خان نے کمال کر دیا۔ مشیر خان نے انڈیا اے کے خلاف شاندار سنچری اسکور کرتے ہوئے اپنے بیٹ سے 181 رنز بنائے اور اس کھلاڑی نے نودیپ سینی کے ساتھ مل کر ایک بڑا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ مشیر خان نے دلیپ ٹرافی میں انڈیا اے کے خلاف 373 گیندوں پر 5 چھکے اور 16 چوکے لگائے۔ یہاں بڑی بات یہ ہے کہ مشیر نے نودیپ سینی کے ساتھ مل کر 205 رنز کی شراکت داری کی جو دلیپ ٹرافی کی تاریخ میں 8 ویں وکٹ کے لیے سب سے بڑی شراکت ہے۔ مشیر اور سینی کی اس شراکت کی بنیاد پر انڈیا بی نے 321 رنز کا اچھا اسکور بنایا۔ مشیر خان کی عمر صرف 19 سال ہے لیکن اس کھلاڑی کو اپنے کھیل کا حیرت انگیز تجربہ ہے۔ مشیر خان ہمیشہ بڑے مواقع پر چمکتے ہیں۔ اس کھلاڑی نے رانجی ٹرافی کے کوارٹر فائنل میں ڈبل سنچری بنائی تھی۔ مشیر نے رانجی ٹرافی کے سیمی فائنل میں 55 رنز کی اننگز کھیلی۔ مشیر نے رانجی ٹرافی کے فائنل میں سنچری بنائی اور اب دلیپ ٹرافی میں بھی مشیر نے 181 رنز بنائے۔ جب مشیر خان سے ان کی بڑی اننگز کے بارے میں پوچھا گیا تو کھلاڑی نے کہا کہ ان کے والد نے انہیں بڑی اننگز کھیلنے کی تربیت دی ہے۔ مشیر کے مطابق ان کی سنچری 150 رنز سے شروع ہوتی ہے۔

ہندوستانی فٹ بال کو بہتر بنانا ہم سب کا فرض / کوئل

کوچی//

انڈین سپر لیگ (آئی ایس ایل) میں چنئیین ایف سی کے ہیڈ کوچ اووِن کوئل نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستانی فٹ بال کو بہتر بنانا ہم سب کا فرض ہے۔ کوئل نے آئی ایس ایل 2024-25 میڈیا ڈے کے دوسرے حصے میں یہ بات کہی۔ میڈیا ڈے کا دوسرا حصہ بنگلورو ایف سی، حیدرآباد ایف سی، ایف سی گوا اور چنئیین ایف سی جیسے سابق چیمپئین کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ موجودہ آئی ایس ایل کپ فاتحین کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ممبئی سٹی ایف سی اور ہوم ٹیم کیرالہ بلاسٹرز ایف سی آج کوچی میں آئندہ سیزن کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کوئل نے کہا "ہندوستانی فٹ بال کو بہتر بنانا ہم سب کا فرض ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ انڈین سپر لیگ کا بہت چرچا ہو۔ اب جب میرا اچھا دوست منولو (مارکیز) ہندوستانی ٹیم کے ساتھ ہے تو امید ہے کہ قومی ٹیم بھی فیفا رینکنگ میں اوپر جانا شروع کر دے گی۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ بہت دور کی بات ہے کہ ہم 8-10 برسوں میں فیفا ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے کے لیے کام کر سکیں گے۔ ہندوستان میں حقیقی صلاحیت موجود ہے۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے کیرالہ بلاسٹرز ایف سی کے ہیڈ کوچ میکیل ستاہرے نے کہا "کیرالہ بلاسٹرز ایف سی ایک بڑا کلب ہے اس کے بہت بڑے مداح ہیں جو ہر میچ میں اسٹیڈیم کو مکمل طور پر بھر دیتے ہیں، جو میرے یہاں آنے کی ایک وجہ ہے۔ ہم نے تھائی لینڈ میں بہترین سہولیات میں ایک ماہ تک تربیت حاصل کی اور میں اس سے بہت خوش ہوں۔ "لوگ پہلے سیکنڈ سے انتہائی پرعزم رہے ہیں، یہ ان کھلاڑیوں کا ایک بڑا گروپ ہے جو خود کو ترقی دینے کے خواہاں ہیں۔" آئی ایس ایل 2024-25 سیزن 13 ستمبر سے شروع ہوگا۔

پیرس پیرالمپکس میں پروین نے حاصل کیا طلائی تمغہ، میڈلز کی تعداد ہوئی 26

پیرس پیرالمپکس 2024 میں ہندوستانی کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی آج بھی جاری رہی۔ جمعہ کے روز مردوں کے ہائی جمپ ٹی 64 مقابلے میں ہندوستانی پیرا اتھلیٹ پروین کمار (ٹی 44) نے ایشیائی ریکارڈ توڑ کر طلائی تمغہ حاصل کر لیا ہے۔ پیرس پیرالمپکس میں ہندوستان کا یہ چھٹا طلائی تمغہ ہے اور پہلی مرتبہ ہے جب ہندوستان کو پیرالمپکس کھیلوں میں 6 طلائی تمغے حاصل ہوئے ہوں۔ اس طرح ہندوستان نے ٹوکیو پیرالمپکس کا ریکارڈ توڑ دیا ہے جب ہندوستانی کھلاڑیوں نے 5 طلائی تمغے حاصل کیے تھے۔ 21 سالہ پروین کمار نے 2.08 میٹر کی بہترین جمپ کے ساتھ طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ اس ایونٹ میں امریکہ کے ڈیریک لاکیڈنٹ کو نقرئی تمغہ اور ازبکستان کے تیمور بیک گیاجو کو کانسے کا تمغہ حاصل ہوا ہے۔ ڈیریک کا بیسٹ 2.06 میٹر رہا، جبکہ تیمور بیک کا بیسٹ 2.03 میٹر رہا۔ چھوٹے پیر کے ساتھ پیدا ہوئے پروین نوئیڈا کے رہنے والے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ٹی 64 میں وہ اتھلیٹ حصہ لیتے ہیں جن کے ایک پیر کے نچلے حصے میں معمولی طور سے موومنٹ کم ہوتا ہے یا گھٹنے کے نیچے ایک یا دونوں پیر نہیں ہوتے۔ بہرحال، پروین کمار کے طلائی تمغہ کے ساتھ ہی پیرس پیرالمپکس 2024 میں ہندوستان کے تمغوں کی تعداد اب 26 ہو گئی ہے۔ موجودہ پیرالمپکس گیمز میں اتھلیٹکس میں یہ ہندوستان کا 14 واں تمغہ بھی ہے۔ ہندوستان اب تک 6 طلائی تمغے، 8 نقرئی تمغے اور 12 کانسے کے تمغے جیت کر تمغوں کی فہرست میں 14 ویں مقام پر پہنچ چکا ہے۔

صرف ٹیم نہیں، بلکہ ایک خاندان ہے پرانی دہلی 6 / ایشانت شرما

نئی دہلی// سابق بھارتی تیز گیند باز ایشانت شرما نے دہلی پریمیئر لیگ میں پرانی دہلی 6 ٹیم کی شاندار کارکردگی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ پرانی دہلی نے سنٹرل دہلی لائنز کو شکست دے کر 6 سیمی فائنل میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ حالانکہ ایشانت شرما نے ٹورنامنٹ میں گیند بازی نہیں کی ہے لیکن وہ ٹیم کو ایک خاندان کی طرح جوڑے ہوئے ہیں اور ان کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ ایشانت نے کہا بدقسمتی سے میں پلیئنگ الیون کا حصہ نہیں ہوں لیکن ٹیم جس طرح سے پرفارم کر رہی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ جس طرح سے لڑکے کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو سپورٹ کر رہے ہیں، میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ ٹیم نہیں، ایک فیملی ہے۔ ٹیم کے مالک آکاش نانگیا جس طرح ٹیم کے ہر رکن کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں اور مدد کرتے ہیں، وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ پرانی دہلی 6 نے مسلسل دو گیمز جیت کر دہلی پریمیئر لیگ میں زبردست واپسی کی ہے۔ لیگ کے دوران یہ پہلا موقع تھا جب انہوں نے لگاتار دو میچ جیتے۔ سیمی فائنل کے لیے ٹیم کے حوصلے کو بڑھاتے ہوئے ایشانت نے کہا، ایسے ہی فوکس برقرار رکھیں اور اسی جذبے اور اتحاد کے ساتھ کھیلنا جاری رکھیں جس نے انہیں یہاں تک پہنچایا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ میں اپنے اس خاندان کو ایک ہی مشورہ دوں گا کہ چھوٹی سے چھوٹی باریکی پر خصوصی توجہ دیں، دل سے کھیلیں اور بھول جائیں کہ آپ کے سامنے کون سا بلے باز یا گیند باز کھڑا ہے۔

اہلیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جڈیجا نے سیاست میں قدم رکھ دیا

نئی دہلی// بھارتی کرکٹ ٹیم کے ایک اور آل راؤنڈر رویندرا جڈیجا نے بھی اہلیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیاسی میدان میں قدم رکھ دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بھارت کو ٹی 20 ورلڈ کپ جتوانے والی ٹیم کے رکن رویندرا جڈیجا نے بھارت کی حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو جوائن کر لیا۔ جڈیجا کی سیاست میں شمولیت کا اعلان بھارتی آل راؤنڈر کی اہلیہ ریوابا جڈیجا نے کیا، جو خود بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ ہیں۔ آل راؤنڈر کی اہلیہ ریوابا گجرات کے شہر جام نگر سے بی جے پی کی ایم ایل اے منتخب ہوئیں، وہ سال 2022 میں رکن پارلیمنٹ ہوئیں تھی۔ قبل ازیں کرتی آزاد، محمد اظہر الدین، نوجوت سنگھ سدھو، محمد کیف، چیتن چوہان، ونود کامبلی اور منوج پربھاکر سمیت کئی بھارتی کرکٹرز سیاست کا رخ اختیار کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے سیاست کے میدان میں آنے والے بھارتی کرکٹر سابق کپتان نواب منصور علی خان پٹودی تھے جنہوں نے لوک سبھا کی دو نشستوں سے انتخاب لڑا لیکن دونوں ہار گئے اور پھر سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ واضح رہے کہ رویندرا جڈیجا نے 72 ٹیسٹ میچوں میں 3 ہزار سے زائد رنز اور 294 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ون ڈے میں انہوں نے بھارتی کی جانب سے 197 میچ کھیلے ہیں جس میں انہوں نے 2 ہزار 756 رنز بنائے اور 220 وکٹیں لیں۔ اس کے علاوہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں جڈیجا نے 74 میچوں میں 515 رنز اور 54 وکٹیں حاصل کیں۔

ہاکی انڈیا بے روزگار کھلاڑیوں کو دو لاکھ روپے دے گی

لکھنؤ// ہاکی انڈیا نے کہا ہے کہ جن کھلاڑیوں کو اب تک سرکاری محکموں یا پبلک سیکٹر یونٹوں (پی ایس یو) میں نوکری نہیں ملی ہے ایسے مرد اور خواتین کور گروپ کے ارکان کو 2 لاکھ روپے کی گرانٹ دی جائے گی۔ ہاکی انڈیا کے صدر ڈاکٹر دلیپ ٹرکی نے کہا "زیادہ تر ہاکی کھلاڑیوں کو گھریلو اور بین الاقوامی مقابلوں میں ان کی کارکردگی کے لیے پی ایس یو اور سرکاری محکموں کی طرف سے نوکریاں دی جاتی ہیں، لیکن یہ بات ہمارے علم میں لائی گئی ہے کہ سینئر کور گروپ میں شامل کچھ نئے کھلاڑی، خاص طور پر خواتین بے روزگار ہیں۔ بے روزگار کھلاڑیوں کو مالی امداد فراہم کی جائے گی تاکہ انہیں یا ان کے اہل خانہ کو گزر بسر کے لیے جدوجہد نہ کرنی پڑے۔" ہاکی انڈیا کے ایگزیکٹو بورڈ نے لکھنؤ میں اے جی ایم کے ایسے کھلاڑیوں کو 2 لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ہاکی انڈیا کی 31 ریاستی رکن اکائیوں کے نمائندوں اور ہاکی انڈیا کے ایگزیکٹو بورڈ کے ممبران صدر، ڈاکٹر دلیپ ٹرکی، جنرل سکریٹری بھولا ناتھ سنگھ اور خزانچی شیکھر جے منوہرن کو لکھنؤ میں اپنی رہائش گاہ پر چائے پر مدعو کیا۔

نیرج چوپڑا نے برسلز ڈائمنڈ لیگ کے فائنل کیلئے کوالیفائی کر لیا

نئی دہلی// دو بار کے اولمپک میڈلسٹ نیرج چوپڑا نے ٹاپ چھ میں جگہ بنا کر ڈائمنڈ لیگ کے فائنل میں جگہ حاصل کر لی ہے۔ یہ باوقار دو روزہ مقابلہ 13 اور 14 ستمبر کو برسلز میں ہوگا۔ چھ جیولین تھروورز جنہوں نے خود کو کوالیفائی کیا ہے ان میں پیرس گیمز کے کانسی کا تمغہ جیتنے والے اینڈرسن پیٹرز، جولین ویبر، جیکب وڈلیچ، نیرج چوپڑا، ایڈریان مارڈارے اور روڈرک جاکبز ڈین شامل ہیں۔ نیرج چوپڑا سات پوائنٹس کے ساتھ اور لوسان لیگ میں دوسرے نمبر پر رہے۔ اب ڈائمنڈ لیگ اسٹینڈنگ میں ویبر کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں، دونوں 15 نمبر ہیں۔ پیٹرز 21 پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست مقام پر پہنچ گئے ہیں جبکہ جمہوریہ چیک کے جیکب وڈلیچ جو 82.03 میٹر کے تھرو کے ساتھ ساتویں نمبر پر رہے ہیں، 16 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ نیرج نے لوسانے میں اپنی آخری کوشش میں 89.49 کا تھرو ریکارڈ کیا، جو کہ پیرس اولمپکس میں ان کے 89.45m کے بہترین مقابلے سے تھوڑا ہی آگے تھا۔ ان کی اس کوشش نے انہیں گرینیڈا کے اینڈرسن پیٹرز کے بعد دوسرے نمبر پر رکھا، جنہوں نے 90.61 میٹر کے تھرو کے ساتھ فہرست میں سرفہرست رہے۔

پیرس پیرالمپکس: ہندوستان کو 26 واں تمغہ ملا، پروین کمار نے مردوں کے ہائی جمپ مقابلے میں طلائی تمغہ جیتا

پیرس// پیرس پیرالمپکس 2024 میں ہندوستانی کھلاڑی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہندوستانی پیرا اتھلیٹ پروین کمار نے ہندوستان کی فہرست میں ایک اور تمغے کا اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے مردوں کے ہائی جمپ ٹی 64 مقابلے میں طلائی تمغہ جیتا ہے۔ پیرس پیرالمپکس میں ہندوستان کا یہ چھٹا طلائی اور 26 واں تمغہ ہے۔ ہندوستان کے کھاتے میں اب 6 طلائی، 9 چاندی اور 11 کانسی کے تمغے ہیں۔ 21 سالہ ہندوستانی کھلاڑی پروین نے مردوں کے ہائی جمپ T64 ایونٹ کے فائنل میں 2.08 میٹر کی چھلانگ لگا کر پہلا مقام حاصل کیا۔ اس ایونٹ میں امریکہ کے ڈیرک لوزیڈنٹ 2.06 میٹر کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے اور چاندی کا تمغہ جیتا۔ ازبکستان کے تیموربیک زیازوف نے 2.03 میٹر کی چھلانگ لگا کر تیسری پوزیشن حاصل کی اور کانسے کا تمغہ جیتا۔ پیرالمپکس میں یہ پروین کا لگاتار دوسرا تمغہ ہے۔ اس سے قبل، انہوں نے ٹوکیو پیرالمپکس میں 2.07 میٹر کی اپنی بہترین کوشش سے چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔

ملائیشین کوچ یوپی کے کھلاڑیوں کو کراٹے کی باریکیاں سکھائیں گے

لکھنؤ// ملائیشیا کے سینسی اوما، ایک بین الاقوامی کوچ جو ایشیا کے بہترین کراٹے ٹرینر ہیں، یوپی کے کراٹے کھلاڑیوں کو کراٹے کی باریکیاں سکھائیں گے۔ اس کے لیے یوپی کی کراٹے ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مہاراجہ اگرسین انٹر کالج، موتی نگر، لکھنؤ میں 7 اور 8 ستمبر کو دو روزہ خصوصی تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ٹی پی ہولیا نے جمعہ کو کہا کہ اس کیمپ میں یوپی کے جن کھلاڑیوں نے قومی مقابلوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے انہیں کراٹے کی خصوصی تکنیک سکھائی جائے گی۔

مشیر ڈبل سنچری سے محروم، انڈیا بی نے مضبوط اسکور کیا

بنگلورو// ہندوستان بی نے مشیر خان کی 181 رنز کی شاندار سنچری اور نودیپ سینی کی نصف سنچری کی بدولت جمعہ کو یہاں کے ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلی جاری چار روزہ دلیپ ٹرافی کی پہلی اننگز میں دوسرے دن (56) کی بدولت 321 کا اسکور کھڑا کیا۔ دن کا کھیل ختم ہونے پر ہندوستان نے دو وکٹوں پر 134 رنز بنا لیے تھے۔ مشیر نے اپنے کل کے 105 رنز سے آگے کھیلا اور اسکور کو 181 رنز تک پہنچا دیا۔ ایک وقت میں، وہ اپنی ڈبل سنچری کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے گئے جب کلدیپ نے انہیں ریان کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کر کے ان کی اننگز کا خاتمہ کیا۔ مشیر کے علاوہ نودیپ سینی نے بھی اپنی نصف سنچری (56) مکمل کی۔ اس کے علاوہ اوپننگ بلے باز یشسوی جیسوال نے 30 رنز کا تعاون دیا۔ پانچ بلے باز ڈبل فگر میں بھی نہ پہنچ سکے جبکہ مکیش کمار صفر پر ناٹ آؤٹ رہے۔ ہندوستان اے کے گیند بازوں میں آکاش دیپ سب سے کامیاب گیند باز رہے۔ انہوں نے 27 اوورز میں 60 رنز دے کر چار بلے بازوں کو آؤٹ کیا۔ جبکہ خلیل احمد، آویش خان نے دو دو اور کلدیپ یادو نے ایک وکٹ حاصل کی۔ ایک کھلاڑی رن آؤٹ ہوا۔ جواب میں انڈیا اے نے اپنی پہلی اننگز میں ٹھوس آغاز کیا اور دو وکٹوں پر 134 رنز بنائے۔ کھیل کے اختتام پر ریان پراگ 27 اور کے ایل راہل 23 رنز پر کھیل رہے تھے۔ اوپنر مینک اگروال نے 36 اور شبھمن گل نے 25 رنز کا حصہ ڈالا۔ ان دونوں اوپنرز کو نودیپ سینی نے آؤٹ کیا۔ انہوں نے 57 رنز کے اسکور پر مینک اگروال کو پنت کے ہاتھوں کیچ کروا کر ہندوستان اے کو پہلا جھٹکا دیا اور اسکور میں مزید نو رنز کا اضافہ ہوا جب سینی نے شبھمن گل کو بھی 66 رنز پر پویلین واپس بھیج دیا۔

نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کا ہندوستان میں شاندار استقبال، مقابلہ کیلئے افغانستان تیار

ویب ڈیسک// نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم طویل عرصے بعد ہندوستان کے دورے پر پہنچ گئی جہاں ان کا افغانی اسٹائل میں شاندار استقبال کیا گیا۔ کیوی ٹیم اس دورے میں ایک ٹسٹ کی سیریز کھیلنے والی ہے لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہندوستان سے نہیں بلکہ افغانستان سے ہوگا۔ افغانی ٹیم پہلے سے ہی 9 ستمبر کو ہونے والے ٹسٹ میچ کے لیے یہاں موجود ہے۔ یہ مقابلہ گریٹر نوئیڈا میں کھیلا جائے گا جسے افغانستانی ٹیم کے لیے ہوم گراؤنڈ بنایا گیا ہے۔ افغانستان کے خلاف واحد ٹسٹ کے لیے نیوزی لینڈ ٹیم کی کمان تیز گیند باز ٹم ساؤدی کے ہاتھوں میں ہے۔ ٹیم میں کئی ایسے کھلاڑی بھی شامل ہیں جو آئی پی ایل میں اپنا جلوہ دکھا چکے ہیں جیسے کہ سابق کپتان کین ولیمسن، ڈیون کونوے، ڈیرل مشیل، گلین فلپس، رچن رویندر اور مشیل سینٹنر وغیرہ۔ حالانکہ اس ٹسٹ میچ کو آئی سی سی کی منظوری تو حاصل ہے لیکن یہ عالمی ٹسٹ چمپئن شپ کا حصہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے اس کی جیت اور ہار سے ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ٹیبل پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ٹسٹ میچ کے لیے افغانستان کی تیاری کی بات کریں تو ٹیم نے نوئیڈا سے ایک مقابلہ کھیلا ہے، جس میں ان کے کھلاڑیوں کا مظاہرہ کافی بہتر تھا۔ افغانی ٹیم کی کمان حشمت اللہ شہیدی کے ہاتھوں میں ہے۔ حالانکہ اسٹار کھلاڑی راشد خان چوٹ کی وجہ سے مقابلے سے باہر ہو چکے ہیں پھر بھی ٹیم میں کئی ایسے کھلاڑی ہیں جن سے بہتر مظاہرہ کی پوری امید ہے۔ افغانستان کی ٹیم: حشمت اللہ شہیدی (کپتان)، ابراہیم زادران، ریاض حسن، عبدالملک، رحمت شاہ، بہیر شاہ محبوب، اکرام الیخل (وکٹ کیپر)، شاہد اللہ کمال، گلبدین نائب، افسر ززئی (وکٹ کیپر)، عظمت اللہ عمرزئی، ضیاء الرحمٰن اکبر، شمس الرحمٰن، قیس احمد، ظہیر خان، نجات مسعود، فرید احمد ملک، نوین زادران، خلیل احمد اور یاما عرب۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم: ٹیم ساؤدی (کپتان)، ٹام بلنڈل (وکٹ کیپر)، مائیکل بریسویل، ڈیون کونوے، میٹ ہنری، ٹام لیتھم (نائب کپتان)، ڈیرل میشل، ول اورورکے، اعجاز پٹیل، گلین فلپس، رچن رویندر، مشیل سینٹنر، بین سیئرس، کین ولیمسن، ول ینگ۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,